REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD.NO.P/GDP-3.

جلد ۳۴　　شمارہ ۴۱

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائبین:- شکیل احمد طاہر
سید سیم احمد عجب شیر

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

"THE WEEKLY BADR" QADIAN-143516

۲۴ محرم ۱۴۰۶ھ　　۱۰ اخاء ۱۳۶۴ ہش　　۱۰ اکتوبر ۱۹۸۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۶ اخاء (اکتوبر) - مختلف ذرائع سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اعلائے کلمۂ اسلام کے مہتم بالشان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے اِن دنوں یورپ کے بعض ممالک کا دورہ فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ہمارے پیارے آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ اور مقاصدِ عالیہ میں حضور پرنور کو عظیم الشان کامیابیاں عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

● - مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

● - حسبِ پروگرام قادیان میں لجنہ اماء اللہ مقامی۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماعات کے سلسلہ میں خصوصی تیاریاں شروع ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر سہ اجتماعات کو ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت کرے۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا برکتوں سے معمور دورۂ یورپ

ہالینڈ، بلجیم اور مغربی جرمنی میں تین نئے اور شاندار تبلیغی مراکز کا افتتاح

ہفت روزہ "النصر" لندن مجریہ ۱۳ ارتبوک (ستمبر) میں درج خوشکن تفصیلی رپورٹ کے مطابق سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ دنوں تبلیغ و اشاعتِ دین کی غرض سے بعض یورپین ممالک کا انتہائی کامیاب اور بابرکت دورہ فرمایا۔ اس مبارک سفر میں حضرت بیگم صاحبہ اور حضور کی دو صاحبزادیوں کے علاوہ مکرم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر مکرم میجر ملک محمود ظہیر صاحب افسر حفاظت، مکرم مبارک احمد ساقی صاحب اور مکرم ظہیر احمد صاحب کو حضور کی ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا۔

ہالینڈ میں نئے مشن ہاؤس کا افتتاح

مورخہ ۱۱ ارتبوک (ستمبر) کو صبح ۸½ بجے اجتماعی دعا کے بعد حضور انور کا قافلہ کاروں پر مسجد فضل لندن سے روانہ ہوا۔ پروگرام کے مطابق حضور سب سے پہلے ہالینڈ تشریف لے گئے جہاں ۱۳ ارتبوک (ستمبر) بروز جمعۃ المبارک حضور نے ایمسٹرڈم کے قریب NUNSPEET نامی مقام پر نئے احمدیہ سنٹر "بیت النور" میں نماز جمعہ پڑھا کر اس کا افتتاح فرمایا۔ نمازِ جمعہ میں یکصد سے زائد مرد و زن شامل ہوئے۔

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ ایک خطبہ میں مَیں نے خدا تعالیٰ کے قطعی وعدہ کا ذکر کیا تھا کہ جن کو خدا اور اس کے نام کی خاطر دُکھ دیا جاتا ہے اُن کو اِس دنیا میں اور آخرت میں بھی انعام پر انعام دیئے جانے کا وعدہ دیا گیا ہے۔ تاکہ کمزور ایمان والے پھسل نہ جائیں۔

حضور نے فرمایا: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ اَرْضَ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ چنانچہ اس کا ترجمہ وسیع بھی ہوتا ہے۔ مگر اس موقع کی خصوصیت کے اعتبار سے "وسعت پذیر" زیادہ موزوں ترجمہ ہے۔ کہ لوگ تمہارے لئے زمین کو تنگ کرتے ہیں۔ مگر تم خدا تعالیٰ کی خاطر تکلیفیں برداشت کر کے اس کی زمین میں آگئے ہو جو وسیع اور وسعت پذیر ہے۔ اس کی وسعتوں کو روکنا ناممکن ہے ۔۔۔ حضور نے فرمایا: ہالینڈ میں یہ دوسرا مشن ایسا ملا ہے جو یورپین مراکز سکیم کا بچہ ہے۔ اِس سلسلہ میں برطانیہ اور جرمنی میں سنٹرز خریدنے کی سکیم تھی۔ مگر ہماری چھلانگ سے بہت بڑھ کر استجابتِ دعا ہوئی ہے اور ہمارے تصور سے بہت بڑھ کر اس دورِ ابتلا کا یہ کرشمہ ہے۔ ہم نے اللہ تعالیٰ سے دو مرکز مانگے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اس سے زائد دیا۔ ابتداءً یہ عمارت RECREATION کے لئے بنائی گئی تھی۔ اس میں چار عمارتیں ہیں۔ یہ علاقہ ہالینڈ کا خوبصورت ترین علاقہ ہے۔ چند منٹ کے فاصلے پر CAMPING GROUND ہے۔ اگر کسی وقت جماعت کا بڑا فنکشن ہوا تو وہاں زیادہ دوست ٹھہر سکتے ہیں۔ اس علاقہ کے لوگ مذہبی رُجحان رکھتے ہیں۔ اور اعلیٰ ذوق کے حامل ہیں۔ جیسا ماحول جماعت احمدیہ کو چاہیئے تھا وہ یہاں میسر ہے (مسلسل صـ۲ پر)

افسوس! محترم چوہدری محمد اسد اللہ خان صاحب وفات پاگئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

ہفت روزہ "النصر" لندن مجریہ ۱۳ ارتبوک (ستمبر) کے حوالے سے ہم نہایت افسوس کے ساتھ قارئینِ بدر تک یہ اندوہناک اطلاع پہنچا رہے ہیں کہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے برادرِ اصغر محترم چوہدری محمد اسد اللہ خان صاحب مورخہ ۸ ارتبوک (ستمبر) بروز بدھ بعمر ۸۰ سال لاہور میں وفات پاگئے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

محترم چوہدری صاحب مرحوم ایک غیر معمولی مخلص اور فدائی خاندان کے چشم و چراغ، غایت درجہ متقی و پرہیزگار اور دعاگو بزرگ تھے۔ آپ نے ایک لمبے عرصہ تک امیر جماعت احمدیہ لاہور کے فرائض انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیئے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے سوگوار خاندان کو صبرِ جمیل عطا کرے، جسے چند روز قبل ہی حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی المناک رحلت کے صدمہ سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حبیب ساری مارکیٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

یہ COMPLEX سوا (۱¼) ایکڑ زمین پر تعمیر کیا گیا ہے۔ اگر حکومت اجازت دے تو آئندہ مسجد کو وسیع کرکے وہ تین سو نمازیوں کے لئے جگہ بنائی جا سکتی ہے۔ عمارت کا وہ بلاک جس میں مسجد ہے اس کے اوپر بائیس رہائشی کمرے ہیں اور غسل خانے و کچن علاوہ ہیں۔ دوسری BUILDING کرائے پر ہے۔ جب اس کا معاہدہ ختم ہوگا تو ہم اس کو بھی استعمال کر سکیں گے۔ تیسرا بلاک سب سے بڑا ہے جو تین منزلہ ہے اور اس میں نو بڑے بڑے ہال ہیں۔ کچن اور ٹائلٹ کی سہولت بھی میسر ہے۔ ان کو مزید تعمیری تبدیلی کے بغیر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا: ہالینڈ کے احمدی نوجوان تبلیغ میں منہمک ہو چکے ہیں۔ اس لئے اُمید ہے کہ خدا تعالیٰ اس کمپلیکس کو بھی جلد بھر دے گا۔ فرمایا: عمارتیں چھوٹی ہونے کی مجھے فکر نہیں۔ جس طرح ایک ماں، جس کا بچہ جلدی جلدی بڑھ رہا ہو اور اس کے کپڑے اور جوتے چھوٹے ہوں تو وہ اس کے لئے یہ دعا نہیں کرتی کہ بچہ بڑھنا رُک جائے۔ بلکہ اُسے دیکھ دیکھ کر نہال ہوئی جاتی ہے۔ یہی حال خلیفۂ وقت کا جماعت کے ساتھ ہوتا ہے کہ جماعت کی ترقی کے ساتھ اگر عمارتیں چھوٹی ہوتی جائیں تو وہ اور بھی نہال ہوتا چلا جاتا ہے۔ پس آپ سب دُعا کریں کہ یہ عمارت بھی چھوٹی ہو جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آخر پر فرمایا کہ اس مرکز کے استعمال کے لئے میرے ذہن میں تین منصوبے ہیں:۔

(۱) اگر حکومت کی طرف سے اساتذہ باہر سے لانے کی اجازت ہو تو بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے یہاں بہت اچھا ماحول میسر ہے۔

(۲) یورپ یا پاکستان وغیرہ دیگر ممالک سے واقفینِ عارضی اگر یہاں آئیں تو رہائش مفت مہیا کی جائے گی۔

(۳) تیسرا منصوبہ یہ ہے کہ ہالینڈ میں اشاعت کے لئے اچھا موقع ہے۔ مطبع خانے معیاری ہیں۔ کاغذ عمدہ اور سستا ہے۔ لٹریچر بھجوانے کی سہولت بھی میسر ہے۔ یہ منصوبہ حکومت سے اجازت ملنے پر منحصر ہے۔ اس کے بعد اس کام کو یہاں شروع کیا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے جماعتِ احمدیہ ہالینڈ کو بالخصوص اور ساری دُنیا کی جماعتوں کو بالعموم کثرت سے دُعائیں کرنے کی تحریک فرمائی کہ اللہ تعالیٰ جماعتِ ہالینڈ کو اس مرکز کے خریدنے کے بعد بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کو دُعاؤں کی مدد سے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ایک اور افتتاحی تقریب:

افتتاح کی دوسری تقریب اسی روز شام چھ بجے اس نئے مرکز کے ہال میں منعقد ہوئی جس میں بیشتر غیر مسلم ڈچ افراد کے علاوہ شہر کے میئر، بہت سی ممتاز شخصیات اور پریس نمائندگان شامل ہوئے۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم اور اس کے ڈچ ترجمہ سے ہوا۔ نظم خوانی کے بعد مکرم ہبۃ النور صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے حاضرین کو مختصراً جماعتِ احمدیہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ الودود کا تعارف پیش کیا۔ جس کے بعد حضور انور نے انگریزی میں خطاب فرمایا۔ جس کا ترجمہ ساتھ کے ساتھ ڈچ زبان میں پیش کیا گیا۔

حضور نے فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہیں کہ اس نے ہمیں اس مرکز کے افتتاح کی توفیق بخشی۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتے ہیں کہ وہ ہمارے کام میں اتنی وسعت پیدا کر دے گا کہ یہ کمپلیکس جو اس وقت ڈچ جماعت کی تعداد کی نسبت بڑا نظر آتا ہے، چھوٹا رہ جائے۔ فرمایا کہ میری اس اُمید کی بنیاد یہ ہے کہ ڈچ قوم خوبصورتی کو بہت پسند کرتی ہے اور اگر اس کے سامنے اسلام کی خوبصورتی واضح کر دی جائے تو ممکن نہیں کہ وہ اس خوبصورتی سے حصہ نہ لیں۔ دوسرے ڈچ قوم میں یہ خصوصیت بھی ہے کہ اس کے مزاج میں منافقت نہیں ہے۔ جو وہ ظاہر کرتے ہیں وہی ان کے اندر بھی ہے۔ مذہبی نقطۂ نگاہ سے یہ بہت اعلیٰ خاصیت ہے۔ حضور انور نے شرکاءِ محفل کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: مَیں آپ کے پاس اسلام کا پیغام لایا ہوں جو سراسر محبت ہے۔ اس میں نفرت کی کوئی گنجائش نہیں۔ اور نہ اس میں جبر ہے۔ آج اگر کوئی کسی قسم کے جبر کا قائل ہے تو اُسے اسلام کی نمائندگی کا کوئی حق نہیں۔ اسلام کی رُو سے خدا تعالیٰ کی ذات پر کسی کی اجارہ داری نہیں۔ اس وجہ سے جہاں مسلمانوں کو اسلام نے یہ حکم دیا کہ جملہ اقوام کے انبیاءؑ پر ایمان لاؤ وہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کا پیغام کسی قوم سے مخصوص نہیں فرمایا بلکہ آپؐ کو تمام دُنیا کے لئے مبعوث فرمایا گیا ہے۔

آخر میں حضور انور نے جملہ حاضرین اور شہر کے میئر (MAYOR) کا شکریہ ادا کیا اور اُن کا بھی شکریہ ادا کیا جو اس تقریب میں شمولیت کے لئے خود حاضر نہ ہو سکے مگر محبت کے اظہار کے لئے انہوں نے پھولوں کے تحفے بھیجے۔ خطاب کے بعد حاضرین نے سوالات کئے جن کے سیر حاصل جواب حضور نے ارشاد فرمائے۔ اس کے بعد شہر کے میئر صاحب نے مختصر تقریر کی جس میں انہوں نے ڈچ قوم کی خوبیاں بیان کرنے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ نیز کہا کہ ڈچ قوم غیر ملکی افراد سے ہمیشہ خندہ پیشانی سے پیش آتی ہے۔ اور آپ کے ساتھ بھی ہمارا یہی سلوک رہے گا۔

بعد ازیں حضور انور نے میئر صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت سے بھی آپ کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملے گا اِنشاءاللہ تعالیٰ۔

اِس تقریب کے بعد جملہ حاضرین کو جماعتِ احمدیہ ہالینڈ نے عشائیہ پیش کیا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی از راہِ شفقت شرکت فرمائی۔

احمدیہ مسلم مشن بیلجئم کا افتتاح:

۱۵؍ ستمبر (تبوک) بروز اتوار بوقت پانچ بجے شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیلجئم میں برسلز کے قریب جماعتِ احمدیہ کے سنٹر کا افتتاح فرمایا۔ جس میں متعدد ممالک سے آئے ہوئے احمدی احباب کے علاوہ مقامی غیر از جماعت معززین بھی شامل ہوئے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشن ہاؤس کے وسیع لان میں جملہ حاضرین کو ملاقات اور مصافحے کا شرف بخشا۔ ماکولات و مشروبات سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ علاقے کے میئر MR. J. BALKENIERS نے تقریب میں شرکت کی۔ اور حضور انور سے جماعتی حالات اور عام دلچسپی کے موضوع پر گفتگو کی۔ بیلجئم کے مقامی شہری احباب مرد و خواتین کم و بیش ایک سو کی تعداد میں شامل ہوئے۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جس کا SLEMISH ترجمہ بھی سنایا گیا۔ بعد ازاں جماعت کا مختصر تعارف پیش ہوا۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین کو اپنے خطاب سے نوازا جس کا ترجمہ مقامی زبان میں ساتھ کے ساتھ پیش کیا گیا۔ باوجود انتخابی و دیگر مصروفیات کے میئر صاحب نے آخر وقت تک تقریب کی کارروائی میں شرکت کی۔ حضور انور نے باہم امن اور محبت کے ذریعہ اہل بیلجئم کے دِل اسلام کی خاطر جیتنے کی نوید دی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا جس کے دوران جماعت احمدیہ کا تعارف جاننے سے متعلق سوالات کے علاوہ بعض مقامی لوگوں نے اپنی طرف سے خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کیا۔

آخر میں حضور نے میئر صاحب کو ڈچ ترجمۂ قرآن کریم کے تحفہ سے نوازا۔ مقامی احباب سمیت حاضرین کی تعداد ایک سو پچاس تھی۔ اس میں برطانیہ اور یورپ کے ممالک ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، جرمنی، ڈنمارک، ناروے اور سویڈن کے علاوہ بعض عرب ممالک اور پاکستان کے احباب نے بھی شرکت کی۔

واضح رہے کہ بیلجئم میں اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے مرکز کے طور پر حال ہی میں خرید کردہ جائیداد کا رقبہ قریباً پونے دو ایکڑ ہے جس پر دو منزلہ خوبصورت عمارت کے علاوہ ایک وسیع زیرِ مسقف حصہ موجود ہے۔ جس کو مسجد کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ یہ عمارت برسلز شہر کے مغرب میں بہت صاف ستھرے ماحول میں واقع ہے۔ عمارت کے عقب میں ¼۱ ایکڑ پر پھیلا ہوا ایک خوبصورت پائیں باغ بھی موجود ہے۔

مغربی جرمنی میں نئے سنٹر کا افتتاح:

بیلجئم سے حضور اقدس مغربی جرمنی تشریف لے گئے۔ اور وہاں کے مشہور شہر COLOGNE (کولون) میں جماعت کے نئے سنٹر کا افتتاح فرمایا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور نے ایک ہفتہ کے اندر یورپ میں تبلیغِ اسلام و اشاعتِ قرآن کے تین نئے اور نہایت شاندار مراکز کا افتتاح فرما کر جماعتِ احمدیہ کی ترقی کا ایک نیا ریکارڈ قائم فرمایا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس نہایت بابرکت تاریخی موقع پر ہم سب حمد باری تعالیٰ سے لبریز دلوں کے ساتھ حضور پُرنور کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان تینوں مراکز کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ترقی اور تمام بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

ولادت

خاکسار کے نسبتی بھائی عزیزم سید یوسف علی صاحب کرنولی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۷؍۸؍۸۵ کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بچہ کا نام "احمد سلام" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سید محمود علی صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ کرنول کا پوتا اور مکرم حمید اللہ صاحب سکندرآباد کا نواسہ ہے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر دے۔ خادمِ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین۔

خاکسار۔ محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ ظہور (اگست) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطہ تحریر میں لا کر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے۔

(ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی:-

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

(سورۃ الزمر آیت ۱۰ تا ۱۱)

اور پھر فرمایا:-

گذشتہ کچھ عرصہ سے پاکستان سے کچھ ایسے علماء ظاہر کو انگلستان بھجوایا گیا ہے جن کا کام یہ ہے کہ وہ وہاں جا کر لوگوں کو گمراہ ہونے سے بچائیں حق پر قائم رکھنے کی کوشش کریں اور باطل کے دھوکوں اور فریب سے اُن کو آزاد کرائیں اور

تبلیغِ اسلام کے نام پر

ایک بڑا جتھا بنا کر ان علماء کا بہت بہت بھاری خرچ کر کے ان کو انگلستان بھجوایا گیا ہے۔

جس قسم کی تبلیغ اسلام انہوں نے یہاں آ کر سکھائی اور جس قسم کی تبلیغِ اسلام کا طریق ان کو بتایا اب ایسے واقعات یہاں رونما ہو رہے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اس تعلیم کو عمل میں بھی اب ڈھالا جا رہا ہے اور جو پہلے محض تلقین تھی، اب اس کے عملی نمونے بھی ظاہر ہونے لگے ہیں۔ چنانچہ کچھ عرصہ پہلے اس تبلیغ اسلام کا ایک عجیب نظارہ بٹلے اور .... کی سرزمین نے دیکھا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک جلسہ کا اعلان کیا گیا تھا جس میں کھلی دعوت تھی کہ جو دوست دلچسپی رکھتے ہیں جماعتِ احمدیہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی وہ شوق سے تشریف لائیں اور جن کو کوئی دلچسپی نہیں اور جو سننا برداشت نہیں کرتے ان کا حق ہے وہ بے شک تشریف نہ لائیں۔

چنانچہ ان تبلیغِ اسلام کے معلمین نے اس پر یہ ردِّ عمل دکھایا کہ اُس تمام علاقے میں گھوم کر بڑی کثرت کے ساتھ رابطہ عوام سے پیدا کیا اور اشتعال انگیزی کو اس درجے تک پہنچا دیا کہ بعض مساجد میں بعض احمدی سروں کی قیمتیں رکھی گئیں اور اس غرض سے چندے اکٹھے کئے گئے۔ بعض اطلاعوں کے مطابق تو چالیس چالیس ہزار پونڈ بھی بعض احمدی سروں کی قیمتیں رکھی گئیں اور بہت سا خرچ کر کے بسیں اور ویگنز (مہیا کی) گئیں جہاں پہلے تو لوگ اکٹھے کئے گئے ان بسوں میں پھر ان جگہوں میں ان لوگوں کو پہنچایا گیا جہاں اِن کو احتمال تھا کہ جماعتِ احمدیہ دامِ فریب میں کہیں دوسرے مسلمانوں اور عیسائیوں کو گرفتار نہ کر لے۔

چنانچہ اس شور اور شر کے نتیجے میں جماعتِ احمدیہ چونکہ

امن پسند جماعت

ہے اور ہرگز زبردستی کسی ایسے شخص کو ہدایت دینے کا دعویٰ ہی نہیں کرتی جو ہدایت کا نام سُننے کے لئے بھی تیار نہ ہو اس لئے، اور کچھ اس غرض سے کہ مقامی پولیس اور مقامی انتظامیہ کی ہمدردیاں زیادہ تر اُن کے ساتھ تھیں اور وہ چاہتے تھے کہ احمدی اپنا حق چھوڑ دیں اور وہ حق غصب کرنے والے اپنی بات منوالیں چنانچہ ان دونوں وجوہات کی بناء پر جماعت احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ جلسہ نہیں ہوگا اور چونکہ اس سے پہلے اعلان ہو چکا تھا اس لئے چند دوستوں نے وہاں جا کر ایسے مہمانوں کو بتانے کے لئے جو غلطی سے وہاں آ گئے ہوں جن تک جلسے کی CANCELLATION یا تنسیخ کی اطلاع نہ پہنچی ہو وہاں جا کر اُن کو بتانے کے لئے کہ جلسہ منسوخ ہو گیا ہے پروگرام بنایا کہ کچھ عرصہ ہم وہاں کھڑے رہیں گے جو اتفاقی آنے والے ہوں اُن کو بتا دیں گے۔

چنانچہ جب یہ لوگ جا رہے تھے اُن میں دو تین مرد جو اچھے معزز اس علاقے کے انگریز نومسلم بھی، اور پاکستانی "ڈاکٹرز اور ٹیچرز" ایک انگریز نو مسلم خاتون بھی تھیں، دو بچے تھے، یہ قافلہ تھا ان احمدیوں کا جو غلط فہمی سے آنے والوں کو بتانے کی غرض سے جلسہ گاہ کے مقررہ ہال کی طرف جا رہا تھا اس کے

مقابل پر ایک جتھا

تھا جو بسوں میں بھر کر علاقے سے اکٹھا کر کے لایا گیا اور سینکڑوں لاعلم لوگ بے چارے جن کو کچھ علم نہیں تھا کہ خدمتِ اسلام کیا ہوتی ہے؟ خدمتِ دین کس کو کہتے ہیں اکثر اُن میں سے ایسے ہیں جو یہاں کے معاشرے سے متاثر ہو کر ہر اُس گندگی میں مبتلا ہو چکے ہیں بدقسمتی سے جو مغربی تہذیب پیش کرتی ہے۔ اُن کا رہنا سہنا، اُن کا اُٹھنا بیٹھنا، اُن کا مشرب اُن کے ہم مشرب، وہ جگہیں جہاں جا کے ناچ گانے ہوتے ہیں یہ ساری باتیں اس مغربی تہذیب کی ایسی ہیں جو انہوں نے اپنا رکھی ہیں۔ سب نے نہیں لیکن ایک طبقہ اُن میں ایسا بھی ہے جس نے کلیۃً اپنے آپ کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ لیکن خدمتِ اسلام کا ایسا جوش تھا ان میں بھی کہ ان سب باتوں کے باوجود انہوں نے اس خیال سے کہ اگر کوئی احمدی ہمارے ہاتھ سے قتل ہو گیا تو دُنیا میں انعام اور آخرت میں ثواب اور ہمارے گناہوں کی بخشش ہو جائے گی انہوں نے بھی شمولیت اختیار کر لی بے چاروں نے۔

چنانچہ وہاں جب یہ دوست جن کا میں نے بتایا ہے کہ دو احمدی ڈاکٹرز ایک اُستاد جو نومسلم ہیں اور ایک احمدی خاتون جو نومسلمہ ہیں، عیسائیوں میں سے اسلام قبول کیا ہوا ہے اور دو بچے یہ جب اسی غرض سے وہاں جا رہے تھے تو جلوس نے ان کو گھیر لیا اور ہمارے ایک ڈاکٹر کو پہلے تو گھیرتے ہوئے مارا، پھر زمین پر گرایا اور ٹھڈوں سے مارا اور اس شدت کے ساتھ اُن پر ٹھڈے برس رہے تھے کہ اگر کچھ اور دیر یہ حالت رہتی تو جان کا بچنا محال تھا اس پر جو بچے تھے باقی ساتھی وہ بھی بیچ میں داخل ہو گئے اور اس پر پھر جس کو FREE FOR ALL کہتے ہیں جس پر جس کا جو بس چلا وہ اُس سے ہوئی لیکن وہ چونکہ بہت زیادہ تھے چار یا پانچ آدمیوں کے مقابل پر جن میں دو بچے اور ایک عورت بھی شامل تھی وہ مجاہدین تبلیغ کرنے والے سینکڑوں کی تعداد میں تھے اس کے نتیجے میں ہمارے ان کو زخم بھی پہنچے، تکلیفیں اُٹھائیں، خون بھی بہا وہاں احمدیوں کا اور بچوں کے سر پر بھی ایک چھوٹا بچہ جس کا قد اتنا ہے کہ وہ جب ایک مولوی نے اس کے سر پہ لاٹھی ماری تو اس کا ہاتھ بمشکل اس کی داڑھی تک پہنچ سکتا۔ ایسے بچے کو بھی انہوں نے خدمتِ اسلام میں شامل کر لیا یہ بھی خیال نہیں آیا کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے نام پر ہم یہ تبلیغ اسلام کر رہے ہیں جو جہاد پر جانے سے پہلے غزوات میں ان دشمنوں کے مقابل پر جانے والے مسلمانوں کو یہ ہدایت دیا کرتے تھے جو ان کے قتل و غارت کی نیت سے نکلتے تھے کہ

خبردار کسی بچے اور کسی عورت پر ہاتھ نہیں اُٹھانا

اس مقدس رسولؐ کے نام پر انہوں نے ایک احمدی خاتون پر بھی ہاتھ اُٹھائے۔ بچوں کو بھی خدمت اسلام کے سبق سکھائے اور ایسا مکروہ ایک نظارہ وہاں پر پیش کیا گیا کہ جس کے نتیجے میں وہ عیسائی جو اسلام کے کچھ قریب آرہے تھے وہ بدک گئے اور قریب آنے کی بجائے متنفر ہو گئے۔ یہاں تک کہ مجھے فون پر وہاں یہ اطلاع دی کسی نے کہ ایک عیسائی عورت جس نے یہ نظارہ دیکھا تھا اس قدر جوش میں تھی اُس نے کہا کہ آج ہم نے اسلام کی اصل رُوح دیکھ لی ہے۔ ایسا مکروہ، ایسا خوفناک انسانیت کش نظارہ دیکھا ہے کہ ہم شکر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عیسائی پیدا کیا ہے اور اسلامی ملک میں پیدا نہیں کیا۔

یہ ان کی تبلیغِ اسلام ہے۔ یہ اس کے نتائج نکلے ہیں۔ تو اس تصادم میں

دو گروہ

تھے ایک تو وہ جس کا میں نے ذکر کیا ہے کہ اسلام کی طرف منسوب ہو کر اسلام کے پاک نام کو بدنام کرنے کے لئے جو کچھ اُن سے ہو سکتا تھا انہوں نے کیا۔ دوسری طرف یہ چند ایسے نوجوان تھے یا عورتیں اور بچے جو اس سے پہلے بھی خدا کے فضل سے عبادت گزار، تہجد گزار، خدا کے نام پر لوگوں کو بلانے والے، دن رات اللہ کا ذکر کرنے والے اور اس واقعہ کے بعد بھی اُن کی کیفیت اسی رنگ میں اور بھی ترقی کر گئی۔ پہلے سے بڑھ کر وہ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو گئے پہلے سے بڑھ کر ان کے ایمان کو اللہ تعالیٰ نے جلا بخشی اور وہ جو نو مسلم خاتون ہیں جب میں نے اُن کا حال پوچھنے کے لئے فون کیا تو اتنا خوش تھیں انہوں نے کہا کہ آپ اندازہ نہیں کر سکتے کتنی میرے ایمان کو تقویت نصیب ہوئی ہے، کتنا میں نے اللہ کا شکر کیا ہے کہ میں بھی شامل ہو گئی

خدا کے نام پر دُکھ اُٹھانے والوں میں

اور میرے بچے بھی شامل ہو گئے اور جو نو مسلم جوڑا ہے ابھی چند دن ہوئے بیعت کی ہے ان میں سے ایک خاتون تو نہیں تھیں ان کے خاوند موجود تھے اس وقت کہتے ہیں کہ ان کا یہ حال ہے کہ خوشی سے اُن کی مسکراہٹیں ہی نہیں ختم ہو رہیں۔ کہتے ہیں دیکھو اللہ کا فضل ہے کہ میرے ایمان کو اتنی جلدی خدا نے آزما بھی لیا ہے اور تقویت بھی بخش دی اور مجھے ایک نیا مقام عطا کیا ہے ایمان کا۔ تو ایک طرف وہ گروہ ہے جو کچھ انہوں نے پایا۔ میں نہیں جانتا کہ ان کو اس کا احساس بھی ہے کہ نہیں لیکن جو کچھ اس چھوٹے سے گروہ نے پایا وہ میں جانتا ہوں کہ جو کچھ وہ ان سے چھیننے کے لئے آئے تھے وہ اس سے بڑھ کر ان کو عطا کر گئے۔ جس نعمت سے محروم کرنے کے لئے آئے تھے اس نعمت سے وہ مزید مالا مال ہو گئے، جس راہ حق سے ہٹانے کے لئے آئے تھے اُس راہ پر زیادہ مستعدی اور زیادہ وفا کے ساتھ قدم مارنے کے انہوں نے عزم کئے۔

چنانچہ جب میں نے ان کے حال پر نظر کی تو قرآن کریم کی ان آیات کی طرف میری توجہ مبذول ہوئی جن کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے یہاں بھی اللہ تعالیٰ دو گروہوں کا مقابلہ کرتا ہے، اُن کا موازنہ فرماتا ہے اور بتاتا ہے کہ کس کے ساتھ خدا کا پیار کا سلوک ہوگا اور کس کے ساتھ خدا کے پیار کا سلوک نہیں ہوگا چنانچہ فرمایا أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهٖ۔ کیا وہ شخص جو قانت ہو۔ رات کا ایک حصہ رات کی گھڑیوں میں وہ سجدے بھی کرتا ہو اور قائماً اور کھڑے ہو کر بھی خدا کی عبادت کرتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو دنیا کے مقابل پر اور اللہ کی رحمت کا اُمیدوار ہو یہ وہی مضمون ہے جسے قرآن کریم دوسری جگہ بیان فرماتا ہے:-

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا

کہ وہ خوف سے بھی اللہ کو یاد کرتے ہیں اور طمع سے بھی اللہ کو یاد کرتے ہیں لیکن وہاں خوف کو مجمل بیان فرمایا گیا تھا۔ یہ ممکن ہے کسی کا ذہن اس طرف منتقل ہو جائے کہ وہ دُنیا کے خوف کے وقت خدا کو یاد کرتے ہیں یہ ہرگز مُراد نہیں ہے

جو اللہ کے ہوتے ہیں

وہ اس بات سے بے نیاز ہوتے ہیں کہ خوف آئے تو خُدا کو یاد کریں یہ تو دنیا داروں کا کام ہے کہ خطرے کے وقت اللہ کو یاد کریں اور امن کے وقت خدا کو بھول جائیں۔

چنانچہ قرآن کریم اس احتمال کی نفی دوسری جگہ پر کرتا ہے ایک جگہ تو یہ فرمایا کہ مشرک لوگ ہیں جن کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جب وہ خطرات میں گھر جاتے ہیں۔ جب طوفان ان کو گھیر لیتے ہیں اور جان کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے غرق ہونے کا تب وہ خدا کو یاد کرتے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ جب یہ خطرات ٹل جائیں گے تو پھر وہ خدا کو بھول جائیں گے لیکن اس کی رحمت اتنی وسیع ہے کہ پھر بھی وہ ان کو معاف فرما دیتا ہے، پھر بھی اُن پر رحم کر لیتا ہے دوسری دفعہ یہاں اس موقعے پر اس بات کو کھول دیا کہ جب ہم کہتے ہیں يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا تو ہرگز یہ مُراد نہیں کہ غیر اللہ کے خوف کی وجہ سے وہ خدا کو یاد کرتے ہیں۔ غیر اللہ کا خوف ان کو ہوتا ہی نہیں۔ دُنیا کے خوف سے وہ نا آشنا ہو جاتے ہیں جو خدا والے بن جاتے ہیں کیونکہ جو خدا کے ساتھ رہتا ہو جس کو احساس ہو خدا کے وجود کا کہ ہر دم میرا ہی ایک میرے ساتھ ہے وہ میری پُشت پر کھڑا ہے۔ اُن کو آخرت کا خوف تو ہوتا ہے خدا کی ناراضگی کا خوف تو ہوتا ہے دُنیا کا خوف نہیں ہوتا تو فرمایا يَحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهٖ وہ آخرت کے بارے میں خوف رکھتے ہیں کہ کہیں ہمارے اعمال کی کوتاہیاں ہماری شامتِ اعمال، ہمیں خدا کی ناراضگی کا نشانہ نہ بنا دیں ہمارا انجام بد نہ ہو جائے۔

یہاں جو لفظ قانت استعمال کیا گیا ہے یہ وہ بنیادی صفت ہے جو اس تمام جملے پر حاوی ہے أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ

قانت کے تین معنے

ہیں عربی میں۔ قانت کا ایک مطلب تو ہے اطاعت شعار۔ مطلب یہ ہے کہ جو کچھ ان کے رنگ ظاہر ہوتے ہیں اس پر اطاعت کا رنگ غالب ہوتا ہے اگر وہ غصے کا اظہار کرتے ہیں تب بھی اطاعتِ خداوندی کی وجہ سے، اگر وہ نرمی دکھاتے ہیں تب بھی اطاعتِ خداوندی کی وجہ سے اگر مقابل پر اپنا وہ دفاع کرتے ہیں تب بھی اطاعتِ خداوندی کی وجہ سے۔ اگر ہاتھ اُٹھا لیتے ہیں انتقام سے اور معاف فرما دیتے ہیں تب بھی اطاعتِ خداوندی کی وجہ سے۔

دوسرا اس کا معنیٰ ہے خشوع اور خضوع کرنے والے اللہ تعالیٰ کے حضور جھک وہ بہت زیادہ جھکنے والے ہیں اور عاجزی دکھانے والے ہیں۔ اُن کو جو اطا

خدا کے فرائض نماز زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو
(کشتی نوح)
پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچررس ۲۰ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳ گرام: GLOBE XPORT فون: ۲۷۰۴۴۲

ہے وہ اُن کے عجز کی وجہ سے ہے وہ خدا کے حضور اپنے آپ کو کچھ بھی نہیں سمجھتے۔ بلکہ جانتے ہیں اللہ کی راہ میں۔ اپنے وجود کو خدا کی راہ میں مٹا بیٹھتے ہیں اس لئے ان کے لئے سوائے اس کے کوئی تقدیر ہی باقی نہیں رہتی کہ خدا کا رنگ اُن پر غالب آجاتا ہے۔ جو کچھ کریں خدا کی خاطر کرنے لگیں۔

اور تیسرا اس کا معنی ہے خاموش۔ مفسرین نے اس موضوع پر بڑی دلچسپ بحثیں اُٹھائی ہیں کہ خاموش کا کیا تعلق ہے یہاں۔ بعض کا خیال ہے کہ خاموشی سے عبادت کرتے ہیں۔ لیکن عبادت میں تو اونچی آواز میں بھی عبادت ہوتی ہے ہلکی آواز میں بھی عبادت ہوتی ہے۔ دُعائے قنوت جو لفظ دُعا ہے وہ اسی سے نکلا ہے۔ لفظ۔ یا قنوت سے قانتاً نکلا ہے یہ کہنا چاہیئے اور وہاں خشوع خضوع کی دُعا مراد ہے تو یہاں خاموشی کے کیا معنی ہیں؟ اگلی آیت میں چونکہ صبر کا مضمون ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں

خاموشی سے مُراد

خدا کی راہ میں دُکھ اُٹھانے کے باوجود واویلا نہ کرنے والے۔ خدا کی راہ میں تکلیفیں اُٹھا کر خاموشی سے اُن کو برداشت کرنے والے اور اللہ سے اپنے تعلقات کا اظہار نہ کرنے والے۔ اللہ سے جو پیار اُن کو نصیب ہوتا ہے اس پر وہ تعلّی کے طور پر اُسے دُنیا کے سامنے پیش نہیں کرتے بلکہ کچھ اُن کے مخفی تعلقات رہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے۔ وہ خدا اور بندے کے درمیان ایک راز رہتا ہے۔

چنانچہ حقیقی نیکی کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ کچھ اس کا نظر آنا بہرحال ایک طبعی امر ہے کیونکہ کچھ عبادتیں اجتماعی عبادتیں ہوتی ہیں کچھ ایسی ہیں جن میں قرآن کریم کی رُو سے علی الاعلان ہونے کی صفت پائی جاتی ہے۔ حکم خداوندی ہے اور اطاعت کا تقاضا یہ ہے کہ جیسے خدا فرماتا ہے کہ بعض نیکیاں علی الاعلان کرو تو علی الاعلان ہی کرو کیونکہ اس سے قوم میں نیکی کی رُوح زندہ رہتی ہے لیکن فرق صرف یہ ہے قانت اور غیر قانت میں کہ منافق آدمی کی نیکیاں صرف سطح پر رہتی ہیں نظر آنے والی ہوتی ہیں اور اندر اس کے بدیاں بھری ہوتی ہوتی ہے جن کے اوپر پردہ پڑا ہوتا ہے۔ مومن میں بھی کمزوریاں ہوتی ہیں مومن سے بھی غلطیاں ہو جاتی ہیں لیکن وہ اپنی نیکیوں کو بھی چھپاتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اس کی نیکیوں کا ایک حصہ مخفی رہے چنانچہ خدا کی راہ میں قانت کا مطلب ہے خدا کی راہ میں

اپنی نیکیوں پر پردہ ڈالنے والے

خاموشی کے ساتھ اپنے اور رب کے تعلقات کو چھپانے والے اور ہر نیک انسان کے اندر یہ شرط لازماً ہونی چاہیئے ورنہ وہ قانت نہیں کہلا سکتا تو یہ وہ صفات ہیں جنہیں فرمایا قانت کہتے ہیں فرمایا آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا۔ خاموشی کے کیا معنی ہیں؟ وہ صرف دن کو عبادتیں نہیں کرتے وہ رات کے پردوں میں بھی چھپ کر خدا کی راہ میں کھڑے ہونے والے لوگ ہیں، وہ رات کے پردوں میں بھی خدا کے حضور سجدہ کرتے ہیں۔ صرف وہ دن کی روشنی میں ہی اطاعت شعار نہیں بنتے۔ فرمایا کیا یہ لوگ جو ایسی صفات رکھتے ہیں اور آخرت سے ڈرتے ہیں اور اللہ کی رحمت کے اُمیدوار رہتے ہیں اور آگے جواب کوئی نہیں دیا گیا یہیں جملہ ختم ہو گیا۔ ترجمہ کرنے والے اور مفسرین یہاں پھر مشکل میں پڑ جاتے ہیں بے چارے۔ کہتے ہیں اس کا جواب ہے؟ تو جواب اکثر ترجموں میں یہی دیا جاتا ہے جو ایک نیوٹرل (NEUTRAL) اور ایک درمیانی سا جواب ہے جس سے فقرہ مکمل ہو جاتا ہے اور مفسرین کہتے ہیں کہ یہ ایک اندازِ بیان ہے قرآن کریم کا کہ فقرے کا وہ حصہ جو ظاہر ہی ہے اس کا مطلب اس کو چھوڑ دیا جاتا ہے از خود انسان کے منہ پر وہ جاری ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ یہ معنی لیتے ہیں کیا وہ شخص اور یہ شخص برابر ہو سکتے ہیں ایک جیسے ہو سکتے ہیں جو یہ باتیں نہ کرتا ہو؟ ایک جیسے کا مفہوم درست ہے لیکن ان معنوں میں کہ کیا اللہ کا سلوک ان سے وہی ہو سکتا جو ان صفات سے عاری لوگوں سے ہوگا۔ اصل یہ ہے اس کا طبعی نتیجہ اور یہاں یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب قرآن کریم ایک سوال اُٹھا کر اس کا جواب دیئے بغیر آگے گزرتا ہے۔ تو اس کا صرف یہ مطلب نہیں ہے کہ چونکہ جواب ظاہر ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے وہ حصہ چھوڑ دیا بلکہ اس میں تو

عقل کیلئے ایک چیلنج

ہے کہ یہ جو خاموشی ہے بعد کی اس خاموشی کے اندر کچھ چیزیں چھپی ہوئی ہیں بہت سی حقیقتیں ہیں جو مخفی ہیں تو ان امکانات پر غور کرو اور تلاش کرو کہ اس خاموشی میں خدا تعالیٰ نے کیا کیا جواب رکھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ قانتاً کا ایک یہ بھی جواب ہے۔ جہاں خدا کے بندے اپنے تعلقات میں قانت ہو جاتے ہیں خدا ان کے بارے میں اپنے تعلقات میں بھی قانت ہو جاتا ہے اور خدا کا سلوک بھی ان سے مخفی اور پردۂ راز میں رہتا ہے اسی کی تفصیل بیان نہیں فرمائی وہ جانتے ہیں جن سے خدا کا سلوک ہوتا ہے یا اللہ جانتا ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ اس زمانے میں سب سے زیادہ صاحبِ تجربہ ہیں بلکہ وہی ہیں جن سے یہ تجربے زندہ ہوئے دوبارہ اس دور میں آپ نے اس مضمون پر روشنی ڈالی ہے آپ فرماتے ہیں کہ خدا سے ایک تعلق ہے ہمارا جس کو کوئی آنکھ نہیں پہچان سکتی۔ کوئی جان ہی نہیں سکتا وہ کیا تعلق ہے اور اسی طرح حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے بھی ایک تعلق ہے جس کو دنیا کی آنکھ تو سمجھ ہی نہیں سکتی اس تک اس کی رسائی ہی نہیں ہے۔

تو یہ جو خاموشی ہے جواب میں یہ

فصاحت وبلاغت کا کمال

ہے اسی قانتاً کا جواب دیا جا رہا ہے کہ اے میرے بندو! تم جو قانت ہو اور میرے بارے میں اپنے پیار اور محبت کے حصے کو چھپاتے ہو اور صرف اس حصے کو ظاہر کرتے ہو جس کا میں تمہیں حکم دیتا ہوں تو میں بھی تمہارے لئے قانت بن جاتا ہوں اور جو سلوک میں کروں گا غیروں کے مقابل پر اس کا ایک حصہ تو میں ظاہر کرتا ہوں لیکن ایک حصہ چھپانے والا بھی ہوں گا اور وہ لذتیں وہ ہیں جن سے صرف تم آشنا ہو گے اور غیر تمہارا اس تصور کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ یقیناً اہلِ عقل ہی ہیں جو ان باتوں سے نصیحتیں پکڑتے ہیں اور سبق حاصل کرتے ہیں یہ اولو الالباب کا مضمون، قرآن کریم میں اور جگہ بھی ادا ہوا ہے اور وہاں بھی یہی عبادت کا قیام اور سجود کا مضمون ہے

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ

وہ کون ہیں اولوالالباب؟ پہلی صفت تو ان کی یہ ہے کہ وہ راتوں کو

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش
S.K. GULAM HADI & BROTHERS
READY MADE GARMENTS DEALERS
CHANDNI BAZAR BHADRAK Dist BALASORE (ORISSA)

کر قیام بھی کرتے ہیں اور قعود بھی کرتے ہیں خدا کی خاطر تو یہاں وہی اولی الالباب مذکور ہیں اور یہ قرآن کریم کی اصطلاحیں ہیں

عقل سے کیا مُراد ہے

قرآنی اصطلاح میں عقل اس بات کو کہتے ہیں کہ جو زندگی کا مقصد ہے اس کو پا جائے جو سب سے بڑا خزانہ ہے اس خزانہ تک اس کی پہنچ ہو جائے اور دنیا کی دولتوں پر راضی نہ ہو بلکہ ماوراء کی دولتوں پر اس کی نظر ہو اور وہ خالق ہے اس سے تعلق باندھے نہ کہ مخلوق کے دام میں پھنس جائے تو یہ سب عقل کی تعریفیں ہیں اور اگر عقل کے لئے کوئی تاریخ بنائی جائے یہ الگ مضمون ہے لیکن میں نے اس پر بہت غور کر کے دیکھا ہے اس سے بہتر عقل کی اور کوئی تعریف ہو ہی نہیں سکتی اور نہ ان صفات کے بغیر عقل انسانی کی کمال ہو سکتی ہے۔ تو بہر حال یہ آئندہ کسی موقعہ پر جب خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی میں اس پر روشنی ڈالوں گا۔

آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ـــ

قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّکُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ؕ

کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم! اعلان کر دے، کہہ دے کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ؕ یقیناً وہ لوگ جو اس دنیا میں احسان کا معاملہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے اسی دنیا میں حسنہ رکھ دی ہے۔

دیکھنا یہ ہے کہ اس کا پہلی آیت اور پہلے مضمون سے کیا تعلق ہے یہ ابھی چونکہ آدھی آیت پڑھی ہے میں نے جب بقیہ آیت پڑھوں گا تو وہ تعلق خود بخود ظاہر ہو جائے گا ـــ وَاَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ـــ اللہ کی زمین وسیع ہے۔ یہ محاورہ اللہ کی زمین وسیع ہے وہاں استعمال ہوتا ہے۔ جہاں خدا کے نام پر خدا کی وجہ سے، خدا سے تعلق اور پیار کے نتیجے میں کسی پر زمین تنگ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے وہ ہجرت پر مجبور ہو جاتا ہے یا اپنے وطن میں ہی اس پر اس کی زمین، عرصۂ حیات تنگ کر دئے جاتے ہیں اس موقع پر خدا تعالیٰ

اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَةٌ کا محاورہ

استعمال فرماتا ہے۔ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو بغیر حساب کے اجر عطا فرماتا ہے اس نے اور بات کو کھول دیا کہ پہلا مضمون بھی ان ہی لوگوں کا تھا جو خدا کی راہ میں صبر کرنے والے، دُکھ اُٹھانے والے اور دُکھوں کے وقت اور سکھوں کے وقت دونوں حالتوں میں اللہ کی طرف ہی جھکے رہنے والے ہیں جب وہ خدا کے نام پر صبر کرتے ہیں، خدا کے نام پر مزید دُکھ اُٹھاتے ہیں تو پھر اُن سے خدا کا کیا سلوک ہوتا ہے یہ اس آیت میں مذکور ہے

اِتَّقُوْا رَبَّکُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ؕ

یہاں اَحْسَنُوْا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ کا مضمون ایک اشتعال پیدا کرتا ہے بلکہ دو اشتعال پیدا کرتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک جگہ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم خالی دنیا کی حسنہ مانگو گے تو تم آخرت کی حسنہ سے محروم کر دئے جاؤ گے اور اس دُعا کو ناپسند فرماتا ہے اور ایسی دُعا کرنے والوں کے متعلق تنبیہ فرماتا ہے جو کہتے ہیں رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً اور جو دُعا سکھلائی وہ صرف یہ ہے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً تو یہاں اُن کا قصہ دُنیا میں ہی چکا دیا بظاہر ـــ فرمایا

لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ

اور پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر دُنیا میں اُن کو حسنہ مل گئی تو کیا وہ آخرت سے محروم ہو جائیں گے؟ اور یہی ان کی جزاء ہے ساری قربانیوں

کی، قانتاً للہ ہونے کی، خدا کی راہ میں رات کو اُٹھ کر سجدوں میں اور قیام میں گزارنے کی، دُکھ اُٹھانے کی خدا کی راہ میں، یہ عجیب جزا خدا نے دی ہے کہ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ـــ تو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم نے جو حسنہ کا لفظ استعمال کیا ہے وہ دنیوی اموال کے لئے نہیں بلکہ نیکیوں کے لئے استعمال کیا ہے جہاں رد کیا ہے اس دُعا کو فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وہاں اُن لوگوں کی دُعا کو رد کیا ہے جن کے نزدیک حسنہ کا تصور دُنیا کی دولتیں، دنیا کے عیش، دُنیا کے اموال اور دُنیا کی وجاہتیں ہیں جب اس حسنہ کے ترجمے کو ملحوظ رکھ کر دُعا کرتے ہیں کہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً تو یہ

رد کرنے کے لائق دُعا ہے

اور اللہ تعالیٰ اس ادنیٰ اور گھٹیا مطالبے کو پسند نہیں فرماتا۔ لیکن جب خدا کے بندوں کی طرف رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً کی دُعا منسوب ہوتی ہے یا اللہ وعدہ کرتا ہے کہ میں تمہیں حسنہ دوں گا دُنیا کی تو وہاں حسنة اسلامی اصطلاح کی حسنہ ہے اور حسنہ کا معنیٰ قرآن کریم میں جہاں جہاں بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے اچھے معنوں میں وہاں نیکیاں اور اعلیٰ درجے کی صفات ہیں تو اس آیت کا اوّل معنیٰ تو یہ ہے لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا جن لوگوں نے اپنے اعمال کو حسین بنانے کی کوشش کی بہت سے معنی ہیں جن میں سے ایک معنیٰ یہ ہے۔ حَسَنَةٌ کہتے ہیں حسن بخشنا تزئین کرنا کسی چیز کی۔ ان کے اعمال موت کا انتظار نہیں کیا کرتے کہ وہ مر جائیں تو پھر جا کر ان کے اندر حُسن پیدا ہو۔ وہ لوگ جو دیانتداری سے، تقویٰ کے ساتھ، خلوصِ نیت کے ساتھ اپنے اندر تحسین پیدا کرنا چاہتے ہیں، اپنے اندر مزید حُسن داخل کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے اعمال اور اپنے اخلاق کی تزئین کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا۔ دُنیا میں ہی ان کو یہ تزئین عطا ہو جاتی ہے ان کے اعمال کا حُسن دُنیا دیکھ لیتی ہے اُن کے اندر ایسی پاکیزہ تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ دُنیا کو بھی حسین نظر آنے لگتے ہیں فِی الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ہو جاتا ہے۔

اس لئے یہ دعویٰ کہ ہم خدا کی راہ پر چل رہے ہیں اور حقیقت میں ہم تحسین کر رہے ہیں یعنی حُسن بخش رہے ہیں دُنیا کو بھی اور اپنے اعمال کو بھی اور عملاً اس دعوے کے بعد نہایت مکروہ اعمال ہوں۔ ایسے اعمال جو اپنے کو بھی اس دین سے متنفر کر دیں جس طرف وہ منسوب ہو رہا ہے اور غیروں کو بھی متنفر کر دیں ان کا دعویٰ ہی جھوٹا ہے قرآن کے اس بیان کے مطابق۔ اگر کوئی اس دعوے میں سچا ہے کہ ہم احسان کرنا چاہتے ہیں اور تحسین کرنا چاہتے ہیں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ اُن کے اعمال اس کی تصدیق کریں۔ ان کے اخلاق اور کردار میں وہ حسن دُنیا دیکھنے لگ جائے اور آخرت کا وعدہ نہ ہو کہ یہ لوگ آخرت میں جنت میں جائیں گے فرمایا ان کی

دُنیا ہی اگر حسین نہیں بنی

یعنی خدا کی نظر میں وہ اپنے حسین اعمال دُنیا میں پیش نہیں کر سکتے تو پھر آخرت کی اُمیدیں چھوڑ دیں اگر یہاں حسن عطا نہیں ہوا تو آخرت میں بھی ان کو

ارشادِ نبویؐ

مَا مِنْ شَیْءٍ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ (ابوداؤد)

ترجمہ

خدا کے تول میں کوئی چیز اچھے اخلاق سے زیادہ وزن نہیں رکھتی

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

کوئی حسن عطا نہیں ہوگا تو ایک تو یہ معنی ہے اور یہ معنی اطلاق پاتا ہے احسان کا دعویٰ کرنے والوں کے اوپر اس لحاظ سے کہ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم حسین کام کرتے ہیں۔ ہم اصلاح کی غرض سے آئے ہیں ہم نیکیاں پھیلانے کے لئے تو فرمایا یہ تو ایسا مشکل معاملہ نہیں ہے۔ اس کسوٹی پر تم پرکھے جاؤ گے۔ حسین حسن کا دعویٰ کرتے ہو وہ اس دنیا میں تمہارے اندر نہیں نظر آتا تو تم جھوٹے ہو۔

دوسرا معنی ہے خدا کی طرف سے جزاء کے طور پر حسن اور وہ لفظ حسنہ نہ صرف نیک اعمال پر اطلاق پاتا ہے بلکہ ہر قسم کی نیک جزاء پر بھی اطلاق پاتا ہے۔ جب خدا فرماتا ہے کہ میں تمہیں حسنہ عطا کروں گا تو صرف یہ مراد نہیں ہوا کرتی کہ میں تمہیں نیک اعمال بخشوں گا۔ میں تمہیں نیک اخلاق عطا کروں گا۔ تمہاری روحانی شکلوں کو حسین بنا دوں گا بلکہ یہ مراد ہوتی ہے کہ میں تمہیں ہر قسم کی وہ عطا دوں گا جس میں کسی لحاظ سے بھی حسن پایا جاتا ہے تو یہاں معنی وسیع ہو جاتے ہیں تو فرمایا کہ وہ لوگ جو حقیقتاً معنوں میں احسان کا سلوک کرتے ہیں اور اپنے اعمال کو حسین بناتے ہیں اور غیروں سے بھی احسان کا سلوک کرتے ہیں اُن کے لئے میرا یہ وعدہ نہیں ہے کہ جب تک وہ مریں گے نہیں ان کو جزاء نہیں ملے گی اس دنیا میں بھی اُن کے لئے جزاء مقدر ہے اور اسی دنیا میں وہ اپنے اعمال کے نیک میٹھے پھل کھائیں گے۔ یہیں ان کو ملے گا وہ سب کچھ۔ چنانچہ قرآن کریم میں دوسری جگہ اُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا یا جو مضمون ہے وہ اسی مضمون کا ایک حصہ ہے۔ کہ وہ کہیں گے اللہ تو نے ہماری نیکیوں کے کچھ پھل تو دنیا میں بھی ہمارے سامنے پیش کئے تھے تو نے ہی دیئے تھے اب جو تو ہمیں پھل دے رہا ہے یہ تو ویسے ہی ہیں یعنی گویا کہ وہی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں تم نہیں جانتے ان سے کوئی نسبت ہی نہیں دنیا کی حسنہ بھی اگرچہ حسنہ ہوتی ہے لیکن

آخرت کی حسنہ

سے اس کو کوئی نسبت نہیں تو فرمایا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ہم ان کو مستقبل کے وعدوں پر زندہ نہیں رکھیں گے مابعد الموت جنتوں کی بشارتیں نہیں دیں گے۔ وہ دیں گے لیکن اس کے ساتھ اس دنیا کی بشارتیں بھی دیں گے۔ اس دنیا میں بھی ان کو جزا ملے گی۔
وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ اور اسی مضمون کو آگے بڑھا کر اس شک کو دور فرما دیا کہ شاید اس دنیا کی حسنہ کے بعد آگے ان کو کچھ نہیں ملنا۔ چنانچہ یہ مضمون بالکل وہیں سے آگے بڑھتا ہے وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ وہ جو غیر تم پر تنگی ڈالنا چاہتے ہیں، تمہارا عرصہ حیات تنگ کرنا چاہتے ہیں اور ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ ہم غیر کو ناکام کر دیں گے۔ وہ ہرگز تمہارا عرصہ حیات تنگ کرنے میں کامیاب نہیں ہوگا۔ جتنی وہ تمہاری زمینیں تنگ کرنے کی کوشش کرے گا۔ تمہارا عرصہ حیات تنگ کرنے میں کامیاب نہیں ہوگا۔ جتنی وہ تمہاری زمینیں تنگ کرنے کی کوشش کرے گا اُتنی ہی خدا تمہیں وسیع تر زمین عطا فرماتا چلا جائے گا ایک ملک میں تمہیں روکنے کی کوشش کرے گا اور ملکوں میں تم پھیل جاؤ گے۔ ایک براعظم میں تمہیں پابند کرنے کی کوشش کرے گا تو نئے براعظم تمہیں اللہ تعالیٰ عطا فرما دے گا۔ مجال نہیں ہے غیر اللہ کی کہ وہ اللہ والوں کی زمینوں کو تنگ کرے۔ اِنَّ اَرْضَ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ

خدا کی زمین وسعت پذیر ہے

اور وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جاتی رہا ہے ان لوگوں کے لئے جو خدا کے ہیں جن کی صفات پہلے بیان ہوئی ہیں۔
اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ یقیناً صابرون۔ صبر کرنے والے ہی ہیں وہ لوگ جن کو ان کا اجر دیا جائے گا اور وہ اجر اس دنیا تک محدود نہیں بلکہ بِغَیْرِ حِسَابٍ ہوگا اس لئے اگر کوئی وہم کسی کے دل میں گزرا ہو کہ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةٌ کہہ کے ایک حصہ ختم کر دیا گیا ہے

ہماری نیکیوں کا تو فرماتا ہے نہیں، اگر تم صبر کرنے والوں میں ہو گے تو صبر کرنے والوں کا اجر بے حساب ہے چنانچہ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا قانتاً میں جو خاموشی ہے اس کا ایک معنی صبر بھی ہے۔ خدا کی خاطر دکھ اٹھانا اور واویلا نہ کرنا شکوے نہ کرنا کہ اوہو ہم ایمان لے آئے تھے ہمارے اوپر وہ مصیبتیں پڑ گئیں، ہمارے اوپر یہ مصیبتیں پڑ گئیں ازدیاد ایمان کی خاطر بعض دفعہ لوگوں کو خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا یقین دلانے کے لئے وہ یہ ذکر کرتے ہیں کہ ہم نے خدا کی خاطر معمولی سا یہ دکھ اٹھایا تو خدا نے یہ جزا دی مگر احسان کے طور پر خدا والوں کو بتانے کے لئے کہ دیکھو ہم نے اُس نام میں کتنی مصیبت پائی ہے وہ ہرگز کبھی کوئی ایسا اظہار نہیں کیا کرتے بلکہ خدا کی خاطر صبر کرتے ہیں اُن کے لئے فرمایا بے حساب اجر ہے۔

پس جہاں تک ان کی اس کوشش کا تعلق ہے کہ وہ راہ حق میں روڑے اٹکا دیں خدا کی راہ میں روڑے اٹکا دیں اور وہ لوگ جو سچائی کی طرف مائل ہو رہے ہیں اُن کو مائل ہونے سے روک دیں اور جہاں تک ان کی اس کوشش کا تعلق ہے کہ احمدیت کو دنیا میں پھیلنے سے روک دیں اور اُن پر زمین تنگ کر دیں تو یہ آیات بتا رہی ہیں کہ

اگر احمدی قانتاً رہیں گے

ان معنوں میں جو میں نے بیان کئے ہیں اور اگر احمدی راتوں کو اٹھنا نہیں چھوڑیں گے خدا کے حضور راتوں کے سجدے سے غافل نہیں رہیں گے، راتوں کے قیام سے غافل نہیں رہیں گے اور اگر احمدی دنیا کے خوف سے آزاد ہو کر آخرت کے خوف کو اپنا لیں گے اور اس خوف کا یہ معنی نہیں ہوگا کہ وہ خدا کو محض ایک عذاب دینے والے وجود کے طور پر متصور کریں بلکہ رحمت کی اُمید رکھتے ہوئے خوف کریں گے۔ ان دونوں کو اس طرح ملا دیا ہے کہ خوف کو رحمت پر غالب نہیں آنے دیا بلکہ رحمت کو خوف پر غالب کر دیا۔

پہلے خوف کا ذکر بعد میں رحمت کا ذکر یہ طرز بیان ہی بتا رہی ہے یہ وہ ترتیب ایسی ہے کہ اگر پہلے خوف کا ذکر ہونے کی بجائے رحمت کا ذکر ہوتا اور پھر خوف کا ذکر ہوتا تو یہ ڈرانے کا طریق ہے اور اگر تھوڑا سا ڈرا کر پھر اس خوف کو دور کر دیا جائے اور رحمت اور پیار کی باتیں شروع کر دی جائیں تو بشیر کا طریق ہوا کرتا ہے تو فرمایا کہ وہ لوگ خدا سے ڈرتے تو ہیں لیکن ایک ظالم کے طور پر نہیں ڈرتے ایک منتقم کے طور پر اس سے نہیں ڈرتے ایسے خدا کا تصور نہیں رکھتے کہ جس سے ڈرتے ڈرتے جان ہی انسان کی نکل جائے اور اس سے بخشش کی امید ہی نہ ہو بلکہ یَرْجُوْنَ رَحْمَةَ اللّٰهِ ایسی حالت میں ڈرتے ہیں کہ اس ڈر کے نیچے میں بھی وہ رحمت کی توقع رکھتے ہیں۔ جوں جوں خدا کا خوف اُن کے دل میں بڑھتا چلا جاتا ہے وہ اپنے آپ کو زیادہ خدا کی رحمت کا مستحق سمجھنے لگ جاتے ہیں گویا کہ خوف ہی

هُوَ النَّاصِرُ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے
کراچی میں اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں
الرؤف جیولرز
۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی
فون نمبر ۹۱۷۰۲۹

ان کی اسی خدا کی رحمت کا ان کے لئے اعلان بنتا چلا جاتا ہے۔ یہ وہ خوف ہے یہ وہ خدا ہے جس کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

تو فرمایا اگر احمدی اس بات پر قائم ہو جائیں تو پھر لازماً ان کا عرصۂ حیات دنیا میں کوئی تنگ نہیں کر سکتا

وہ پھیلتے چلے جائیں گے

نئی نئی رحمتیں ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونگی نئی نئی برکتیں ان کے گھروں پر باران رحمت بن کر نازل ہونگی اور یہ اجر انہیں دنیا میں بھی ملے گا۔ ہم آخرت کا انتظار نہیں کروائیں گے ان سے۔ جو کچھ ان کے مال لوٹے جائیں گے، جو کچھ ان کو دکھ دیئے جائیں گے اس کا بدلہ ہم اسی دنیا میں ان کو دیں گے ساتھ۔ لیکن یہیں تک محدود نہیں رکھیں گے بلکہ اس بدلے کو وسیع کر دیں گے یعنی واسعۃ کا مضمون پھر پھیل جاتا ہے ہر مضمون میں۔ ایسا عجیب یہ فصیح و بلیغ کلام ہے کہ ایک لفظ دوسرے کے ساتھ جوڑ رکھتا ہے اور ایک دوسرے کو تقویت دیتا ہے تو جہاں واسعۃ کا مفہوم یہ ہے کہ ان کے اعمال کو بھی ہم حسن عطا کرتے چلے جائیں گے اس دنیا میں اور ان کی دنیاوی نعمتوں میں بھی اضافہ کرتے چلے جائیں گے اور اس رحمت کو دنیا تک بھی محدود نہیں رکھیں گے بلکہ آخرت تک وسیع کر دیں گے۔ کیونکہ اللہ کی ارض یہ ارض نہیں جو تمہاری ارض ہے وہ

دونوں جہان پر وسیع

ہے جب ارض اللہ کہا جاتا ہے تو اس سے مراد یہ دنیا کی زمین نہیں رہتی بلکہ ارض اللہ تو کائنات پر حاوی ہے کرسیّہ السّمٰوٰت و الارض تمہاری ارض اور تمہارے آسمان خدا کے تخت کے نیچے ہیں۔

پس فرمایا کہ پھر وہ وسعت عطا کرے گا اپنے اجر کو اور اس دنیا میں بھی اجر دے گا اور دوسری دنیا میں بھی اجر دے گا اور پھر فرمایا کہ یہ اجر کا طرز بھی اتنا وسیع ہوگا کہ نہ یہاں حساب چلے گا نہ وہاں حساب چلے گا یہاں بھی بے حساب ہوگا اور وہاں بھی بے حساب ہوگا۔

تو جن خوش نصیبوں سے تھوڑی سی معمولی سی قربانی لے کر اتنے عظیم الشان وعدے ہوں اور ان وعدوں کی یقین دہانی کے لئے نقد سودے بھی ساتھ ہو رہے ہیں ان سے کوئی ایمان چھین سکتا ہے؟ کون ان سے خدا تعالیٰ کی راہوں پر چلنے کا عزم چھین سکتا ہے؟ کون ان کے حوصلوں کا سر نیچا کر سکتا ہے؟ ناممکن ہے

تو جو چاہیں کریں جس جس قسم کے ہتھیار ان کے پاس ہیں لے کر باہر نکلیں لازماً انہوں نے نامراد رہنا ہے، لازماً انہوں نے ناکام رہنا ہے کیونکہ قرآن کریم یہ اعلان فرما رہا ہے اور جو صفات حسنہ بیان فرما رہا ہے حقیقت وہی وہ تو ہماری ہیں اور تم مدد کر رہے ہو ہماری صفات بڑھانے میں کم کرنے میں نہیں تو دو اور دو چار سے بھی زیادہ روشن بات ہے کہ

بہرحال جماعت احمدیہ غالب آئے گی

ہر سرزمین پر غالب آئے گی، ہر جہاد میں غالب آئے گی، ہر مقابلے میں غالب آئے گی۔

اب میں اہل انگلستان کو یہ بتانے کے لئے کہ کہیں ان کو یہ وہم نہ ہو جائے کہ بس انہوں نے بھی قربانی میں خوب حصہ لے لیا ہے اور برابر ہو گئے وہ اہل پاکستان کے۔ میں پاکستان کا بھی ذکر تھوڑا سا کر دوں جن مظالم کی جماعت احمدیہ پاکستان ان دنوں نشانہ بنی ہوئی ہے اس کا عشر عشیر بھی آپ نہیں یہاں دیکھ رہے۔ چند گالیاں ان کی چھپ گئیں۔ چند ان کے نقش کلامی کے نمونے آپ نے یہاں دیکھ لئے اور آپ کے دل جل گئے اور آپ نے سمجھا کہ بس یہی بہت ہو گئی اب ہمیں پتہ لگ گیا کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ وہاں دن رات پیشہ ور مولوی اس کے سوا اور کام ہی کوئی نہیں جانتے کہ غلیظ سے غلیظ گالیاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیں اور صرف پیشہ ور مولوی نہیں

حکومت کے سربراہ بھی

اس مشغلے میں ان کے ساتھ ہیں اور وقتاً فوقتاً یاد دہانی کراتے رہتے ہیں کہ ہم بھی تمہارے ہم زبان ہیں۔ ہم بھی تمہارے نغمات جو ہیں ان میں ہم شامل ہیں اور ساری قوم کو ٹیلی ویژن، ان کے ریڈیو ان کے اخبار تمام سال، تمام مہینے، تمام ہفتے، تمام دن بلکہ بعض بعض دن کو بھی اور رات کو بھی یاد کراتے رہتے ہیں کہ تم ایک مظلوم اور بے سہارا قوم ہو، تم ایک مجبور قوم ہو، ہم تمہیں ہر طرح ذلیل و رسوا کریں گے۔ ہر قسم کا دکھ تمہیں دیں گے اور اسی پر بس نہیں کی جاتی۔ پھر قتل و غارت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ پھر قتل و غارت ہوتے ہیں پیشہ ور ادی رکھے جاتے ہیں تو اگرچہ بنگلے کی سرزمین میں اللہ تعالیٰ نے یہ نظارہ دکھایا کہ ایک احمدی کے مقدس خون سے وہ سرزمین شاداب ہوئی ہے۔ یہ خوش قسمتی ہے اہل انگلستان کی مگر یہ نہ سمجھ لینا کہ غلط فہمی ہے کہ وہ سب کچھ جو وہاں ہو رہا ہے وہ آپ کے ساتھ بھی ہو رہا ہے۔ ان حالات میں سے گزرنے کے بعد آپ کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایک قسم ہے محض، ایک لقمہ ہے چھوٹا سا یہ بتانے کے لئے کہ قربانیاں دور سے دیکھنا اور چیز ہوتا ہے اور قربانیوں میں سے گزرنا کچھ اور بات ہوتی ہے۔ یہ دو چیزیں ایک جیسی نہیں ہوا کرتیں۔

چنانچہ ایک جواب جو مخفی ہے اس سوال میں وہ یہ بھی ہے فرمایا کہ

وہ لوگ جو ان تجربوں میں سے گزر رہے ہیں

ان لوگوں میں سے تو نہیں ہو سکتے جو نظریاتی طور پر یہ ساری باتیں مانتے ہیں لیکن ان تجارب میں سے ان کی زندگیاں نہیں گزریں خدا کی عبادت اور اس کی خاطر قربانیاں اور خدا کی خاطر صبر اور رضا اور خاموشیاں یہ تجربے ان کو عملاً حاصل نہیں ہوئے چکھ لیا ہے تھوڑا بہت یہاں اور وہاں نظریاتی طور پر ایمان رکھتے ہیں لیکن یہ اس جیسے نہیں ہو سکتے تو جواب جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا سوال اٹھا کر جب قرآن جواب دینے میں خاموشی اختیار کرتا ہے تو مضمون کو وسیع کر دیتا ہے بہت سے جوابات ہیں امکانی جن کو وہ کھلا چھوڑ دیتا ہے۔ پھر مومن کا کام ہے کہ وہ غور کرے اور تلاش کرے اور پھر لطف اٹھائے ان مخفی جوابوں سے جو اس خاموشی میں پنہاں ہیں۔

(آگے مسلسل صفحہ ۹ پر دیکھئے)

اعلانات نکاح

(۱) — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ۲۲ ستمبر کو مسجد مبارک میں عزیزہ زرینہ بانو صاحبہ دختر مکرم میر باز خان صاحب ساکن بھدرواہ کے نکاح کا خاکسار کے برادر نسبتی عزیزہ نثار احمد صاحب میر پسر مکرم میر جمال الدین صاحب مرحوم ساکن بھدرواہ کے ساتھ دس ہزار روپیہ حق مہر اعلان فرمایا۔ عزیزہ نے بیس روپے اعانت بدر وغیرہ میں ادا کئے ہیں۔ احباب سے رشتہ مبارک ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار ملک صلاح الدین ایم اے درویش قادیان)

(۲) — مورخہ ۴ ستمبر بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ باڑی پورہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مسماۃ مسرت پروین صاحبہ بنت مکرم راجہ مبارک احمد خان صاحب کا نکاح مکرم راجہ نثار احمد خان صاحب ابن مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب آف باری پورہ کے ساتھ دس ہزار روپئے حق مہر پر پڑھا۔ مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب نے اس خوشی میں مبلغ ہزار روپے اعانت بدر میں ادا کئے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ قارئین سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار محمد انعام غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان)

تو اہلِ پاکستان کی طرف سے تو کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جو مجھے اُن کے دُکھوں کی تصویر معلوم نہ ہو رہی ہو۔ کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں سے اُن کے دکھوں کی تصویر معلوم نہ ہو رہی ہو۔ ساہیوال میں ہمارے جو معصوم قیدی ہیں کوئی اُن کا جرم نہیں ہے اور سخت گرمیاں بھی انہوں نے نہایت ہی تکلیف دِہ حالات میں دیکھیں۔ سخت سردیاں بھی انہوں نے

نہایت تکلیف دِہ حالات

میں دیکھیں۔ اُن کی جو داستان ہے وہ بڑی دردناک ہے اور میں نے وہ منگوائی ہیں مختلف قسطیں اُس کی آرہی ہیں جوان پر بیتی ہے جس حالات سے وہ گزرے ہیں اُن میں سے ایک نے لکھ کر وہ مجھے بھجوائی ہیں شروع کی ہیں اور ایک یا شاید دو قسطیں ابھی باقی ہیں تو انشاء اللہ میں شائع کروں گا۔ اور ساری دنیا میں ان کو ہم پھیلائیں گے تاکہ احمدیوں کے لئے تقویت ایمان کا موجب بنے۔ اُن کو پتہ چلے کہ اُن کے بھائی کن سختیوں اور کن مشکلوں میں سے گزر رہے ہیں؟

نیو عاقل کے شہداء کے وارثوں کی طرف سے خط ملتے ہیں، حیدرآباد کے شہداء کے وارثوں کی طرف سے خط ملتے ہیں، نواب شاہ کے شہداء کے وارثوں کی طرف سے خط ملتے ہیں، سکھر کے شہداء کے وارثوں کی طرف سے خط ملتے ہیں اور اُن کی طرف سے بھی جن کے باپ شہید ہوئے اور وہ بم کے فرضی جرم میں کہ انہوں نے بم چلایا ہے اور بعض آدمیوں کو قتل کیا ہے تو دہشت گردی کے فرضی جرم میں بھی اور قتل کے فرضی جرم میں بھی ملوث ہو کر قید خانے میں پڑے ہوئے ہیں۔ یعنی باپ کو اُن سے شہید کروا دیا گیا اور بچوں کو قید میں ڈال دیا گیا کہ تم قاتل ہو دوسروں کے یہ حال ہے جس ملک میں اُس ملک کے احمدیوں کا کیا حال ہوگا اُس کا؟ یہاں کے یہ جو چند نمونے آپ نے دیکھے ہیں کوئی اندازہ نہیں کر سکتے کوئی نسبت نہیں ہے ان میں اس لئے ان کو نمونہ بھی نہیں یہ جو چھوٹے چھوٹے واقعات یہاں رونما ہوئے ہیں ان میں ایک یہ بھی حکمت ہے کہ اپنے بھائیوں کی تکلیف کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرائی گئی ہے آپ کو یاد کروایا گیا ہے کہ ان کے لئے گریہ وزاری کے ساتھ دُعائیں کرنے کا آپ پر کتنا فرض عائد ہوتا ہے کبھی بھی اُن کو نہ بھولنا۔ اپنے آرام کے وقت، اپنے عیش کے وقت، اپنی سیلوں کے وقت، اپنے روزمرہ کے دستور میں، ہمیشہ اپنے ذہن کو بار بار ان کی طرف لے کے جائیں اور ان کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

کنری میں جو کچھ ہوا اُس کے بھی دلچسپ واقعات اُس کی تفصیلات ملتی رہتی ہیں آج میں اس وجہ سے کہ

یہ ذکر تازہ ہوتا ہے

بار بار اور آپ کو یاد دہانی ہوتی رہے کہ کن کن تجارب سے جماعت وہاں گزر رہی ہے؟ ہمارے نوجوانوں نے کیا کچھ دیکھا اور کیا کچھ محسوس کیا؟ یہ واقعات چند پڑھ کے سناتا ہوں۔ اور یہاں غور زور ہے وہ دُکھ پر نہیں ہے یہاں صبر پر زور ہے۔ اور چونکہ یہ صبر کا مضمون چل رہا تھا اس لئے میں آپ کو نمونہ بتاتا ہوں کہ جو خدا کی راہ میں صبر کرنے والے ہوتے ہیں باہر بیٹھے ہوئے شدید دُکھ کا احساس لوگوں کو پیدا ہوتا ہے ان کے لئے۔ لیکن جو صبر کرتے ہیں خدا ان کو عجیب سکینت عطا فرما دیتا ہے۔ ایسا حوصلہ اس وقت بخشتا ہے ان کو کہ وہ خود اپنے آپ کو اس وقت مظلوم نہیں سمجھ رہے ہوتے۔

ایک دوست ہمارے نوجوان ہیں کہ ایم ایس سی کے طالب علم ہیں وہ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جن پر شدید مظالم کئے گئے اور ماریں کھا کھا کر وہ بے ہوش ہو جاتے رہے اور پھر ہوش آتی تھی تو کلمہ پڑھتے تھے پھر اس کے پاداش میں ان کو نہایت ظالمانہ طور پر پیٹا جاتا تھا پھر بے ہوش ہو جاتے تھے یہ گروہ ہے احمدی نوجوانوں کا جو بڑی تعداد میں ہے۔ ان میں سے ایک نوجوان جو پہلے بھی مجھ سے خط و کتابت کرتے رہے ہیں اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ایم ایس سی کا طالب علم ہیں وہ۔

ایک نو احمدی کی روایت

بیان کرتے ہیں جو بہت دلچسپ ہے وہ کہتے ہیں ایک نو احمدی تھے جوان دنوں کنری

تھانے میں موجود ہوتے تھے جن دنوں کلمہ طیبہ کے دشمن کلمے کے فدائیوں کے خلاف ہر قسم کا حربہ استعمال کر رہے تھے یہ نو احمدی جن کا نام اسلم تھا ان کو بھی گرفتار کر کے تھانے میں بٹھایا ہوا تھا۔ ان کو روحانی اذیت دی جا رہی تھی اس طرح کہ ہر روز آنے والوں کو اُن کے سامنے تشدد کا نشانہ بنایا جاتا تھا تاکہ یہ صاحب احمدیت چھوڑ دیں۔ اسلم صاحب نے ہمیں بتایا کہ جب وہ پولیس والے مار مار کر تھک جاتے تھے جو عینی گواہ ہیں اور وہاں بیٹھا ہوا تھا یہ بتانے کے لئے کہ تم سے بھی یہی سلوک ہوگا۔ ابھی بھی تم باز آجاؤ اور احمدیت کو چھوڑ دو۔ تو وہ کہتے ہیں کہ جب پولیس والے مار مار کر تھک جاتے تھے اور پھر خدامو ں کو لوگ آپ [illegible] بند کر دیتے تو آپس میں باتیں کرتے تھے کہ یا تو یہ قادیانی کوئی انکلشن لگوا کر آتے ہیں یا کوئی ایسی دوائی کھا کر آتے ہیں جس سے ان کو درد نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہم میں سے کسی نے بھی تشدد کے دوران چیخ و پکار نہیں کی تھی۔ یہ تو خدا تعالیٰ نے ضبط کا بلند حوصلہ عطا کیا ہوا تھا۔

اس کے بعد اسلم صاحب نے بتایا کہ جب بعد میں ایک موٹر سائیکل چور پکڑا گیا اور تھانے لایا گیا جو اچھا جوان تھا اسے پولیس نے تھوڑا بہت مارا تو وہ چیخنے چلانے لگا یہاں تک کہ محلے کے لوگ اکٹھے ہو گئے تو پولیس والے اسے گالیاں دے رہے تھے اور اُس سے کہہ رہے تھے کہ چھوٹے چھوٹے کم عمر قادیانی یہاں آتے رہے ہیں جن کو ہم نے اپنی طاقت کے مطابق جتنا بھی مار سکتے تھے مارا۔ لیکن انہوں نے اف تک نہیں کی اور تم اچھے بھلے جوان آدمی ہو تمہیں ہم نے دو جوتے لگائے ہیں تم نے چیخ چیخ کر محلہ اکٹھا کر لیا ہے، شرم کرو۔

یہ جو واقعہ میں نے بیان کیا ہے

ابھی اس کا کچھ حصہ رہتا ہے اس میں ایک قانتاً للّٰہ اور صبر کرنے والے صبور لوگ ہیں جو خدا کے بندے علی الصبر اُن کی دونوں صفات یہاں جلوہ گر ہیں۔ یعنی صبر خدا کی خاطر ان معنوں میں کہ دشمن نے انتہا کر دی ایذا رسانی کی لیکن اپنے مقصد سے نہیں ہٹے۔ صبر کا اصل بنیادی مفہوم یہ ہے۔ اور کلمہ سے جو محبت اور تعلق ہے اس سے باز نہیں آئے اس کو انہوں نے توڑا نہیں۔ کلمے سے بے وفائی نہیں کی۔ اس کو کہتے ہیں صبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعریف کی رو سے جو آپ نے صبر کی فرمائی نیکیوں پر مخالفانہ حالات کے باوجود قائم ہو جانا اور پکڑے رہنا اُن نیکیوں کو اور کسی حالت میں نیکی کو نہ چھوڑنا۔ دوسرا قانتاً کی تعریف بھی ہو گئی کہ ادنیٰ ادنیٰ دنیا کے لوگ معمولی سی مار کھا کر شور ڈالنے لگ گئے۔ واویلا کرنے لگ گئے۔ مگر وہ لوگ جن کو خدا کی خاطر دُکھ دیئے گئے تھے اُن کی زبان سے اُف بھی نہیں نکلی۔

تو جو آیات میں نے پڑھ کے سنائی ہیں بالکل ان کی ایک تفسیر ہے عملی جو وہاں احمدی نوجوانوں کو اپنی قربانیوں کے ذریعہ پیش کرنے کی توفیق عطا ہوئی ان کا یہ فقرہ مجھے بہت دلچسپ لگا کہ پولیس والے اس کو کہتے ہیں کہ شرم کرو۔ یعنی بے حیائی کی حد ہے۔ ایک ظالم کا نام لینے پر وہ مظلوم اور معصوم نوجوانوں کو مار مار کے تم تھک گئے اور نڈھال ہو گئے۔ تم شرم کرو وہ چور جو موٹر سائیکل کا ہے وہ کیا شرم کرے جس کو مار پڑتی ہے وہ تو بولا ہی کرتا ہے اس میں کون سی شرم کی بات ہے۔ بلکہ شرم کی بات تو یہ ہے کہ معصوم انسانوں کو محض اس جرم میں کہ وہ خدا کا نام لیتے ہیں تم مارو اور پھر مار مار کر نڈھال ہو جاؤ خود اور نا کام ہو جاؤ اس بات میں نامراد رہو کہ اُن کے منہ سے کوئی چیخ نہ سکو اُن کا کوئی واویلا دیکھ سکو۔ الٹی بات ہی ہے تم نے۔ اس کو کہتے کی بجائے

تمہیں شرم چاہیئے تھی یہ فقرہ کہتے ہوئے

پھر وہ کہتے ہیں اسلم صاحب نے بتایا کہ میرا تو ایمان کم کرنے کی بجائے پولیس نے بڑھا دیا۔ خداموں کا منہ دیکھئے۔ ویسے میرا ایمان بڑھا۔ بڑھا تھا کیا بھی تو ان کو یہ معلوم ہی تھا کہ تھانے میں تشدد ہوتا ہے پھر بھی یہ نعرے لگا کر آتے تھے اور اس وقت (وہ نو احمدی کہتے ہیں کہ) مجھے یہ یقین ہو گیا کہ اگر ان کو یہ معلوم ہوتا کہ وہاں نعرے لگانے والے کو گولی مار دی جاتی ہے تو پھر بھی یہ لوگ پیچھے نہ ہٹتے۔ اور یہ لکھنے والے کہتے ہیں کہ خدا کی قسم اس میں کوئی شک نہیں کہ

اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ وہاں کلمے کا بیج لگانے پر گولی ماردی جاتی ہے تو ایک بھی خادم اس قربانی سے دریغ نہ کرتا۔ اور ہنستے گاتے کلمۂ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے اس راہ میں قربان ہوجاتا۔

یہ پھر ایک اور صاحب کا واقعہ لکھا ہے انہوں نے ان کو دیکھا گلیوں میں پھرتے ہوئے زنجیروں میں جکڑے ہوئے، قید خانوں کی طرف جاتے ہوئے شہروں میں لوگوں کے سامنے ان کی بے عزتی ہوتے ہوئے، جوتے اُن پر برستے ہوئے معلوم ہیں، اُس وقت وہ دیکھنے والا ان کو کیا دیکھ رہا تھا۔ اُس نے بعد میں آکر بعض احمدیوں کو نظارہ بتایا کہ تم جس حال سے گزر رہے تھے ایک تمہارا اندرونی تجربہ ہے ایک ہم

باہر سے دیکھنے والوں کو خدا کیا دکھا رہا تھا؟

وہ یہ تھا کہ کہتے ہیں کہ جب آپ کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر شہر میں گھومتے تھے تو تمہارا قد عام قد سے دو دو فٹ اونچا نظر آتا تھا۔ اور تمہارے چلنے کا انداز اور چلنے والوں جیسا نہیں تھا وہ تو ایک الگ شان کی چال تھی جس کی وجہ سے تمہارے چہرے ایکدم رُعب دار نظر آتے تھے۔ اور واقعی تم ایک الگ مخلوق کی طرح عزادیت کی شان دکھا رہے تھے۔ اس وقت ہمیں تمہیں دیکھ کر خوف آتا تھا۔

یہ نظارہ تھا جو دوسری آنکھ نے جو باہر کی آنکھ تھی نے دیکھا۔ یعنی بجائے اس کے کہ ان کو ذلیل اور رسوا ہوتے ہوئے دیکھ کر بظاہر اور مار کھاتے ہوئے دیکھ کر ان کو وہ چھوٹے نظر آئیں ان کو وہ بڑے نظر آرہے تھے۔ جب میں نے یہ پڑھا تو مجھے جنگ بدر کا وہ واقعہ یاد آگیا اُس کی حکمت سمجھ آگئی۔

جب مشرکین مکہ کے سردار نے ایک نمائندہ بھیجا کہ مسلمان فوج کا جائزہ لیکے آؤ کہ وہ کس قسم کی فوج ہے؟ اشارتاً قرآن کریم نے بھی اس واقعہ کا ذکر فرمایا ہے۔ گو تفصیل نہیں بیان کی تو جب وہ دیکھ کر واپس آیا تو اُس نے آکے کہا کہ اے اہل مکہ! تمہارے جیتنے کا کوئی امکان نہیں بہتر یہی ہے کہ تم واپس چلے جاؤ۔ کیونکہ جو میں دیکھ کے آیا ہوں۔ میں کامل یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ تم نے لازماً ہارنا ہے اور شکست تمہارے لئے لکھی گئی ہے تم بچ ہی نہیں سکتے اس شکست سے۔ اس لئے عزت اور جان بچا کر خاموشی سے یہیں سے واپس مڑ جاؤ۔ انہوں نے تعجب سے پوچھا آخر کیا تم نے دیکھا ہے؟ کیا غیر معمولی ہتھیار ہیں؟ کتنی بڑی ان کی نفری ہے؟ اس نے کہا لو میں تمہیں بتاتا ہوں۔ ان کی نفری یہ ہے کہ تین سو کے لگ بھگ آدمی ہیں نہ ان کے پاس گھوڑے نہ اُن کے پاس اونٹ نہ ان کے پاس .... تلواریں بھی سب کے پاس نہیں ہیں۔ ڈنڈے بھی ہیں تو مکمل نہیں کسی کے پاس آدھا ڈنڈا ہے۔ اُن میں بوڑھے بھی دیکھ کے آیا ہوں۔ اُن میں بچے بھی دیکھ کر آیا ہوں، اُن میں لنگڑے بھی میں نے دیکھے ہیں، تو یہ وہ نقشہ ہے جو میں نے دیکھا ہے۔ اس پر سردار لشکر نے بڑے تعجب سے کہا کہ پھر یہ نتیجہ تم کیوں نکال رہے ہو؟ جو تم دیکھ کے آئے ہو اُس کا تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ لازماً وہ شکست کھا جائیں گے اور ہم جیتیں گے۔ اس نے کہا یہ درست نہیں۔ نتیجہ وہی نکلتا ہے جو میں نکال رہا ہوں۔ کیونکہ اُن کے چہروں پر میں نے ایسے عزم دیکھے ہیں۔ ہر پیشانی پہ موت لکھی ہوئی دیکھی ہے۔ ایسے لوگ دیکھے ہیں جو بے خوف ہیں دنیا کی ہر چیز سے۔ یہ قوم

جن کی پیشانیوں پر موت لکھی ہو

ان کو تم نہیں مار سکتے۔ زندوں کو تو مارا کرتے ہیں مُردوں کو نہیں مارا کرتے۔ وہ تو مُردے بن کے آئے ہیں خدا کی راہ میں اس لئے تم ان پر غالب نہیں آؤ گے۔ اور واقعتاً وہی ہوا۔

تو کمزوری تو ظاہری اور بے بسی یہ اپنا ایک اثر رکھتی ہیں اس میں کوئی شک نہیں مگر جب ان میں عزم شامل ہو جائے۔ جب کمزوروں اور بے بسوں کی پیشانیوں پر ایمان دھڑکنا شروع ہو اور عظمت کردار ظاہر ہونے لگ جائے تو پھر دیکھنے والی آنکھ ان کو ذلیل کے طور پر نہیں دیکھا کرتی ان کو غالب کے طور پر دیکھا کرتی ہے۔ رعب دار ہستیوں کے طور پر ان پر نظر ڈالتی ہے۔ مرعوب ہوتی ہے اور ان کا خوف کھاتی ہے۔

پس یہ راہ خدا میں چلنے والے یہ اثر پیدا کرتے ہوئے چل رہے تھے اس شان کے ساتھ وہاں رواں تھے ان گلیوں میں کہ ان کے قد بھی دو دو فٹ بلند نظر آرہے تھے اور ان کا رعب اور ان کی ہیبت چھل رہی تھی اس وقت بھی جب ان کو مارا جارہا تھا۔ ان لوگوں کو دنیا میں کون شکست دے سکتا ہے یہ اہل اللہ ہیں جن کے مقدر میں کسی حالت میں بھی شکست نہیں۔ جب تم ذلیل کرنے کی کوشش کرتے ہو اسی وقت بھی خدا ان کو عزت دے رہا ہوتا ہے۔

پس آج میں نے سوچا کہ ان کا ذکر پھر کردوں۔ کیونکہ اِن لوگوں کے ذکر سے، اُن قربانیاں کرنے والوں کے تذکرے سے

جماعت لذت پاتی ہے روحانی۔

نئی تقویت پاتی ہے۔ کچھ دن اگر ان کا ذکر نہ چلے تو وہی فیض کے شعر والی بات ہوجاتی ہے کہ ؎

چمن اداس ہے یارو صبا سے کچھ تو کہو
کہیں تو بہر خدا آج ذکر یار چلے۔

کہ کچھ دن سے ذکر یار نہیں سنا ہم نے اور چمن ہمارا اداس ہوگیا ہے۔ اس لئے صبا سے کچھ تو کہو کہ خدا کے لئے کہیں تو ذکر چلے۔ لیکن یہ جن کا ذکر میں کر رہا ہوں ان کا ذکر دنیا کے یاروں سے ایک مختلف ذکر ہے۔ آج جب اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ میری زبان پر یہ ذکر جاری ہوتا ہے تو لکھو کھا احمدیوں کی زبانوں پر یہ ذکر جاری ہوتا ہے پھر وہاں تک بھی محدود نہیں رہتا۔ کروڑوں تک منتقل ہوجاتا ہے۔ مشرق سے مغرب تک یہ ذکر چلتا ہے۔ اور شمال سے جنوب تک یہ ذکر چلتا ہے اور گھومتا ہے دنیا کی طرح دنیا کے گرد ہر سمت یہ ذکر پہنچتا ہے۔ ہر مذہب کے ماننے والوں تک یہ ذکر پہنچتا ہے۔ پس ان کا ذکر تو اس ذکر یار کہیں مختلف ہے جس کا ذکر فیض اپنی زبان میں کر رہا ہے ان کا وہ دکھ ہے جو میرے دل میں گزرتا ہے وہ صرف میرے دل میں ہی نہیں گزرتا، لکھو کھا احمدیوں کے دلوں کو وہ موم کردیتا ہے اور پگھلا دیتا ہے دعاؤں کے لئے۔ اس لئے ان کے ذکر کے ساتھ دنیا کا ذکر کو نسبت ہی کوئی نہیں۔ لیکن جب میں نے یہ سوچا تو ساتھ ہی میرا دل استغفار کی طرف مائل ہوا۔ میں نے کہا میرا ذکر کیا اور سارے احمدیوں کا ذکر کیا ساری دنیا کے انسانوں پر بھی اگر ان کا چرچا ہوتا ان کی زبانوں پر ان کا ذکر ہوتا تب بھی اُس ذکر کے مقابل پر کوئی بھی حیثیت نہیں جو

قرآن کریم میں ان کا ذکر موجود ہے۔

اللہ نے ذکر فرمایا ہے ان آیات میں جو میں نے آپ کو پڑھ کر سنائی ہیں اور بھی بہت سی آیات ہیں ان کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ تصویریں کھینچی ہیں جو ہو بہو آج پوری ہو رہی ہیں۔ وہ تصور نہیں رہے وہ نظریات نہیں رہے۔ عمل کی دنیا میں ڈھلنے والی چلتی پھرتی والی جیتی جاگتی تصویریں بن گئی ہیں وہ ذکر خداوندی جو قرآن کریم میں موجود ہے ان کے متعلق

پس یہ ذکر ہے ان کا اصل۔ اگر فخر ہے اور شان ہے تو اس بات میں ہے کہ اللہ نے ان کا ذکر فرمایا اور اُس وقت ذکر فرمایا جب ان کے وجود کے آثار بھی ظاہر نہیں ہوئے تھے اور یہ وہ ذکر ہے جو لوح محفوظ پہ نقش ہے۔ کائنات کے وجود سے بھی پہلے یہ ذکر موجود تھا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور ان کے اولین غلاموں کا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور اُن کے آخر غلاموں کا۔ پس کتنے خوش نصیب ہیں یہ لوگ؟ اب جب یہ دیکھیں گے اپنی قربانیوں کو مُڑ کے تو اہل انگلستان ہوں یا اہل پاکستان اتنی حقیر نظر آئیں گی اس نعمت اور اس انعام کے مقابل پہ کہ اُن کے دل میں بجائے فخر کے مزید خشوعیت پیدا ہوگی خدا کیلئے۔ مزید جھکیں گے خدا کے حضور استغفار کی طرف دل مائل ہوں گے۔ ہم تو سمجھتے تھے کہ ہم نے بڑے بڑے تیر مارے ہیں، بڑی بڑی قربانیاں پیش کی ہیں۔ اور ایسے کہ ہمارے نام روشن ہو گئے نام تو روشن ہوئے مگر تمہاری قربانیوں کو ان روشنائیوں سے کوئی نسبت نہیں حقیقت یہ ہے کہ

محض اللہ کا فضل ہے اور اس کا احسان ہے۔

کہ اس نے اس زمانے کے لئے ہمیں چنا ہے اس ذکر کے لئے جو خدا نے اپنے پیارے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا کیا تھا اور اُن کے غلاموں کا کیا تھا اُن لوگوں میں ہمیں شامل کردیا پس ایک ہی جذبہ ہے جو دل سے اٹھتا ہے کہ بخ بخ ابو ھریرۃ کیا شان ہے تیری ابو ہریرہ! کہ تو بھی آج اس شان کا مالک ہوگیا ہے اس نے تو کہا اور کہا تھا میں یہ کہتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ادنیٰ غلاموں میں تیرا شمار ہونے لگا ہے۔

جماعت احمدیہ کی غرض اسلامی تہذیب اور معاشرہ کی برتری قائم کرنا ہے

دُنیا کے ہر ملک میں بسنے والا احمدی اپنے ماحول کو اسلامی معاشرہ کا نمونہ بنائے

احمدیہ سمر سکول "اسلام آباد" لندن کی طالبات سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز افتتاحی خطاب

احمدیہ سمر سکول اسلام آباد (لندن) برائے طالبات کا افتتاح کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۷ وفا (جولائی) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء بروز ہفتہ جو بصیرت افروز انگریزی خطاب فرمایا اُس کا اردو ملخص ہفت روزہ "النصر" لندن مجریہ ۱۶ تبوک (ستمبر) کے شکریہ کے ساتھ ہدیۂ قارئین کیا جارہا ہے ——— (ایڈیٹر بدر)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کلاس کے کامیاب آغاز پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور پھر فرمایا کہ ان کلاسوں کی یورپ میں ایک لمبے عرصہ سے شدید ضرورت محسوس ہو رہی تھی لیکن ہمارے پاس کوئی مناسب جگہ نہ تھی۔ تربیت کا مسئلہ غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ ہم جس تہذیب اور معاشرہ سے تعلق رکھتے ہیں اس کی بعض باتیں ایسی ہیں کہ یا تو ہمیں ان باتوں کو مغربی تہذیب پر مقدم رکھنا ہوگا یا شکست تسلیم کرنی ہوگی۔ اس میں کسی موافقت کی گنجائش نہیں۔ پس موزوں جگہ میسر نہ ہونے کی وجہ سے یہاں ہم اسلامی تہذیب اور معاشرہ کے حسن و خوبی کو پوری طرح اپنی آئندہ نسل کے سامنے عملی طور پر پیش نہیں کر سکتے تھے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام زندگی کی تمام لذتوں اور مسرتوں کو جائز قرار دیتا ہے جو انسان کے لئے مفید ہیں اور صرف ان چیزوں سے منع کرتا ہے جو بالآخر انسان کو تباہی کے کنارے پر لا کھڑا کرتی ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ وہ اسلامی تہذیب اور معاشرہ کی برتری کو قائم کرے پس ہماری آئندہ نسل اور بالخصوص احمدی لڑکیوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اسلامی تہذیب کی خوبیوں کو ذاتی علم اور ذاتی تجربہ کی روشنی میں دنیا کے سامنے پیش کریں۔ انیسویں صدی کے آخر میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے قبل اسلامی دنیا کی حالت یہ تھی کہ وہ دو حصوں میں بٹ چکی تھی۔ کچھ لوگ ماڈرنسٹ کہلائے جنہوں نے مغربی تہذیب کی خوبیوں کو عیسائیت کی خوبیاں سمجھ لیا اور اسلامی معاشروں کی خامیوں کو اسلام کی خامیاں تصور کر لیا۔ حالانکہ دونوں باتیں درست نہ تھیں۔ کیونکہ مختلف اسلامی ملکوں میں جو تہذیبیں نظر آرہی ہیں وہ ایک دوسرے سے مختلف تھیں اور ان پر اپنے مخصوص علاقہ کے قبل از اسلام تمدن کا گہرا اثر تھا۔ مثلاً ہندوستان کے مسلمان شادی بیاہ اور وفات کی رسوم کے لحاظ سے ہندو معاشرہ سے گہرے طور پر متاثر ہوئے اور یہی حال دوسرے مسلمان ممالک کا تھا۔ اس کے برعکس موجودہ مغربی تہذیب عیسائیت سے غیر عیسائیت کی طرف جانے کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوئی ہے اور دن بدن یہ لوگ عیسائیت سے دور سے دور تر جا رہے ہیں اور مغربی تہذیب سیاسی غلبہ اور سائنسی علوم میں ترقی کے نتیجہ میں معرض وجود میں آئی نہ کہ عیسائیت کی وجہ سے۔ لیکن بدقسمتی سے بہت سے مسلمان اس بات کو سمجھ نہ سکے اور انہوں نے اپنے معاشرہ کی کمزوریوں کو اسلام کی طرف منسوب کر دیا اور اس طرح وہ اسلامی تعلیم سے بیزار ہو کر مغربی تہذیب کی طرف مائل ہونے لگے اس کے بالمقابل مسلمانوں کا دوسرا طبقہ مغربی تہذیب کی ہر بات کی مخالفت کرنے لگا اور اچھی باتوں سے بھی نفرت کرنے لگا اور یہ لوگ محبِ وطن کہلانے لگے۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے مذہب کے نام پر اپنی مستورات کو اور بھی پسماندگی کی طرف دھکیل دیا۔ ایسے لوگ اسلام، ہندومت اور سکھ مت، سب مذاہب میں پائے جاتے تھے۔ چنانچہ ۱۹ ویں صدی کے آخر میں بہت سے ایسے مصنفین ملتے ہیں جنہوں نے بالخصوص طبقہ نسواں کی پسماندگی کا نقشہ ایسے رنگ میں پیش کیا ہے کہ پڑھنے والا چیخ اُٹھتا ہے اور اس پسماندگی کا ذمہ دار ہمیشہ مذہب کو ٹھہرایا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ مذہب سے بیزار ہونے لگے اور مغربی تہذیب کے دلدادہ ہو گئے۔ ان حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت وجود کی شکل میں ہندوستان کے صوبہ پنجاب کے قادیان نامی گاؤں سے ایک نئی روشنی نمودار ہوئی آپ کا سب سے بڑا معجزہ وہ پاکیزہ اور حکیمانہ تعلیم ہے جو آپ نے دنیا کے سامنے پیش کی جو کہ اسلام کی ہی تعلیم تھی لیکن اسے غلط طور پر سمجھا اور پیش کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی تعلیم کی حکمت اور اس کا فلسفہ اس رنگ میں تفصیل سے بیان کیا کہ وہی مستورات جو پہلے مذہب سے متنفر تھیں وہ اسلام کی تعلیم پر خوشی سے عمل کرنے لگیں۔ انہوں نے جائز باتوں کو اختیار کیا اور ناجائز باتوں سے اجتناب کر لیا۔ اس کے برعکس غیر احمدی علماء کا رویہ یہ تھا کہ وہ اسلامی احکام کی حکمت بتائے بغیر صرف یہ کہتے تھے کہ یہ حکم ہے، اگر عمل نہیں کرو گے تو جہنم میں جاؤ گے اور اگر ہماری بات نہیں مانو گے تو ہم تمہارے خلاف معاشرہ میں ایسی نفرت پیدا کر دیں گے کہ لوگ تمہارے گھر اور تمہاری املاک کو تباہ کر دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا یہ اثر ہوا کہ مغربی دنیا پہلی مرتبہ اسلام کی تعلیم کو اخلاقی نقطۂ نگاہ سے سوچنے اور سمجھنے لگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ لیکچر لاہور میں جس کانفرنس میں پڑھا گیا اس میں تمام مذاہب کے نمائندوں نے اپنے اپنے مذہب کا نقطۂ نگاہ پیش کیا۔ لیکن حضرت اقدس علیہ السلام کے لیکچر سے اس حد تک متاثر ہوئے کہ پہلے تو بعض دوسرے مذاہب کے نمائندوں نے اپنا وقت حضور علیہ السلام کے لیکچر کے لئے دیدیا اور پھر بھی جب یہ لیکچر مکمل نہ ہوا تو سامعین کے اصرار پر کانفرنس کے مقررہ دنوں میں ایک دن کا اضافہ کر دیا گیا۔ جو کہ بہت غیر معمولی بات تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس کتاب کو پڑھ اور سمجھ لے تو پھر اس کے لئے کسی بیرونی دباؤ کی ضرورت نہیں ہوگی وہ خود بخود اپنی خوشی سے اسلام کی تعلیم پر عمل کرنا شروع کر دے گا۔ لہٰذا آپ بھی اس کتاب کا مطالعہ کریں پھر آپ پر حقیقت حال واضح ہوگی۔

جماعت احمدیہ میں عورتوں کو پردہ کی اسلامی حدود کے اندر رہتے ہوئے کھیلوں اور مباحثوں میں حصہ لینے کے ساتھ ساتھ زندگی کے تمام صحت مند مشاغل میں حصہ لینے کا موقع ملتا ہے اور احمدی مستورات نے برقع کے ساتھ مختلف علوم میں اتنی ترقی کی کہ دنیا حیران رہ گئی۔ انہوں نے ایسی کھیلوں میں بھی حصہ لیا جنہیں عام طور پر مردوں کی کھیلیں سمجھا جاتا ہے لیکن یہ سب کچھ کسی کی نقل میں نہیں تھا بلکہ اسلام نے ہی عورت کو یہ حقوق دیئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کے وقت حالت یہ تھی کہ ایک دفعہ جب حضور علیہ السلام امرتسر کے ریلوے سٹیشن پر اپنی اہلیہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے ساتھ ٹہلتے اور گفتگو فرما رہے تھے تو بعض صحابہ نے اس پر تعجب اور پریشانی کا اظہار کیا کہ دوسرے لوگ کیا کہیں گے۔ لیکن حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی پوچھے تو کہہ دو کہ یہ میری بیوی ہے اور بس۔ نیز فرمایا کہ اسلام نے عورت کو یہ حقوق دیئے ہیں اس لئے ہمیں اس میں کوئی پریشانی نہیں ہونی چاہئے اس قسم کے واقعات کے نتیجہ میں احمدیت میں ایک نئے معاشرہ نے جنم لیا جو بظاہر مغربی تہذیب اور اسلام کا امتزاج معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت یہ حقیقی اسلام ہے جو ہر پہلو سے حسین اور کامل دین ہے۔ مغربی معاشرہ کا تجزیہ کیا جائے تو بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو اسلام سے پہلے اس معاشرہ میں نہ تھیں اور اسلام سے ہی یہ چیزیں مغربی معاشرہ نے لی ہیں۔ مثلاً پہلے عورت کو طلاق لینے کا کوئی حق نہ ہوتا تھا۔

اسی طرح اسلام عورت کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ گھر کے اخراجات پورا کرنے کے لئے کمانے کی ذمہ دار نہیں۔ اس کے برعکس مرد ذمہ دار ہے اور عورت بچوں کی نگہداشت کی ذمہ دار ہے۔ اگرچہ عورت کو کام کی اجازت ہے لیکن بچوں کی نگہداشت اس کا اولین فرض ہے کیونکہ اس نظام قدرت کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا کہ عورت ہی اولاد پیدا کرتی ہے اور وہی اس کی پرورش کی زیادہ اہل ہے اس نظام قدرت کو توڑنے کے نتیجہ میں ہر آنے والی نسل پہلی نسل سے زیادہ غیر ذمہ دار اور شفقت مادری سے محروم ہوگی۔ اور میاں بیوی کے تعلقات کا توازن بھی مجروح ہو جائے گا۔

جماعت احمدیہ کی غرض اسلامی تہذیب اور معاشرہ کی برتری قائم کرنا ہے

دنیا کے ہر ملک میں بسنے والا احمدی اپنے ماحول کو اسلامی معاشرہ کا نمونہ بنائے

احمدیہ سمر سکول "اسلام آباد" لندن کی طالبات سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز افتتاحی خطاب

احمدیہ سمر سکول اسلام آباد (لندن) برائے طالبات کا افتتاح کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۷ وفا (جولائی) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء بروز ہفتہ جو بصیرت افروز انگریزی خطاب فرمایا اُس کا اردو ملخص ہفت روزہ "النصر" لندن مجریہ ۱۶ تبوک (ستمبر) کے شکریہ کے ساتھ ہدیۂ قارئین کیا جارہا ہے ——— (ایڈیٹر بدر)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کلاس کے کامیاب آغاز پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور پھر فرمایا کہ ان کلاسوں کی یورپ میں ایک لمبے عرصہ سے شدید ضرورت محسوس ہو رہی تھی لیکن ہمارے پاس کوئی مناسب جگہ نہ تھی۔ تربیت کا مسئلہ غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ ہم جس تہذیب اور معاشرہ سے تعلق رکھتے ہیں اس کی بعض باتیں ایسی ہیں کہ یا تو ہمیں ان باتوں کو مغربی تہذیب پر مقدم رکھنا ہوگا یا شکست تسلیم کرنی ہوگی۔ اس میں کسی موافقت کی گنجائش نہیں۔ پس موزوں جگہ میسر نہ ہونے کی وجہ سے یہاں ہم اسلامی تہذیب اور معاشرہ کے حسن و خوبی کو پوری طرح اپنی آئندہ نسل کے سامنے عملی طور پر پیش نہیں کر سکتے تھے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام زندگی کی تمام لذتوں اور مسرتوں کو جائز قرار دیتا ہے جو انسان کے لئے مفید ہیں اور صرف ان چیزوں سے منع کرتا ہے جو بالآخر انسان کو تباہی کے کنارے پر لا کھڑا کرتی ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ وہ اسلامی تہذیب اور معاشرہ کی برتری کو قائم کرے پس ہماری آئندہ نسل اور بالخصوص احمدی لڑکیوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اسلامی تہذیب کی خوبیوں کو ذاتی علم اور ذاتی تجربہ کی روشنی میں دنیا کے سامنے پیش کریں۔ انیسویں صدی کے آخر میں اور حضرت مسیح موعودؑ کی آمد سے قبل اسلامی دنیا کی حالت یہ تھی کہ وہ دو حصوں میں بٹ چکی تھی۔ کچھ لوگ ماڈرنسٹ کہلائے جنہوں نے مغربی تہذیب کی خوبیوں کو عیسائیت کی خوبیاں سمجھ لیا اور اسلامی معاشرہ کی خامیوں کو اسلام کی خامیاں تصور کر لیا۔ حالانکہ دونوں باتیں درست نہ تھیں۔ کیونکہ مختلف اسلامی ملکوں میں جو تہذیبیں نظر آرہی ہیں وہ ایک دوسرے سے مختلف تھیں اور ان پر اپنے مخصوص علاقہ کے قبل از اسلام تمدن کا گہرا اثر تھا۔ مثلاً ہندوستان کے مسلمان شادی بیاہ اور وفات کی رسوم کے لحاظ سے ہندو معاشرہ سے گہرے طور پر متاثر ہوئے اور یہی حال دوسرے مسلمان ممالک کا تھا۔ اس کے برعکس موجودہ مغربی تہذیب عیسائیت سے غیر عیسائیت کی طرف جانے کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوئی ہے اور دن بدن یہ لوگ عیسائیت سے دور سے دور تر جا رہے ہیں اور مغربی تہذیب سیاسی غلبہ اور سائنسی علوم میں ترقی کے نتیجہ میں معرض وجود میں آئی نہ کہ عیسائیت کی وجہ سے۔ لیکن بدقسمتی سے بہت سے مسلمان اس بات کو سمجھ نہ سکے اور انہوں نے اپنے معاشرہ کی کمزوریوں کو اسلام کی طرف منسوب کر دیا اور اس طرح وہ اسلامی تعلیم سے بیزار ہو کر مغربی تہذیب کی طرف مائل ہونے لگے اس کے بالمقابل مسلمانوں کا دوسرا طبقہ مغربی تہذیب کی ہر بات کی مخالفت کرنے لگا اور اچھی باتوں سے بھی نفرت کرنے لگا اور یہ لوگ محبِ وطن کہلانے لگے۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے مذہب کے نام پر اپنی مستورات کو اور بھی پسماندگی کی طرف دھکیل دیا۔ ایسے لوگ اسلام، ہندو مت اور سکھ مت، سب مذاہب میں پائے جاتے تھے۔ چنانچہ ۱۹ ویں صدی کے آخر میں بہت سے ایسے مصنفین ملتے ہیں جنہوں نے بالخصوص طبقہ نسواں کی پسماندگی کا نقشہ ایسے رنگ میں پیش کیا ہے کہ پڑھنے والا چیخ اٹھتا ہے اور اس پسماندگی کا ذمہ دار ہمیشہ مذہب کو ٹھہرایا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ مذہب سے بیزار ہونے لگے اور مغربی تہذیب کے دلدادہ ہو گئے۔ ان حالات میں حضرت مسیح موعودؑ کے بابرکت وجود کی شکل میں ہندوستان کے صوبہ پنجاب کے قادیان نامی گاؤں سے ایک نئی روشنی نمودار ہوئی آپ کا سب سے بڑا معجزہ وہ پاکیزہ اور حکیمانہ تعلیم ہے جو آپ نے دنیا کے سامنے پیش کی جو کہ اسلام کی ہی تعلیم تھی لیکن اسے غلط طور پر سمجھا اور پیش کیا گیا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اسلامی تعلیم کی حکمت اور اس کا فلسفہ اس رنگ میں تفصیل سے بیان کیا کہ وہی مستورات جو پہلے مذہب سے متنفر تھیں وہ اسلام کی تعلیم پر خوشی سے عمل کرنے لگیں۔ انہوں نے جائز باتوں کو اختیار کیا اور ناجائز باتوں سے اجتناب کر لیا۔ اس کے برعکس غیر احمدی علماء کا رویہ یہ تھا کہ وہ اسلامی احکام کی حکمت بتائے بغیر صرف یہ کہتے تھے کہ یہ حکم ہے، اگر عمل نہیں کرو گے تو جہنم میں جاؤ گے اور اگر ہماری بات نہیں مانو گے تو ہم تمہارے خلاف معاشرہ میں ایسی نفرت پیدا کر دیں گے کہ لوگ تمہارے گھروں اور تمہاری املاک کو تباہ کر دیں گے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا یہ اثر ہوا کہ مغربی دنیا پہلی مرتبہ اسلام کی تعلیم کو اخلاقی نقطۂ نگاہ سے سوچنے اور سمجھنے لگی۔ حضرت مسیح موعودؑ کا یہ لیکچر لاہور میں جس کانفرنس میں پڑھا گیا اس میں تمام مذاہب کے نمائندوں نے اپنے اپنے مذہب کا نقطۂ نگاہ پیش کیا۔ لیکن حضرت اقدسؑ کے لیکچر سے اس حد تک متاثر ہوئے کہ پہلے تو بعض دوسرے مذاہب کے نمائندوں نے اپنا وقت حضورؑ کے لیکچر کے لئے دے دیا اور پھر بھی جب یہ لیکچر مکمل نہ ہوا تو سامعین کے اصرار پر کانفرنس کے مقررہ دنوں میں ایک دن کا اضافہ کر دیا گیا۔ جو کہ بہت غیر معمولی بات تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس کتاب کو پڑھ اور سمجھ لے تو پھر اس کے لئے کسی بیرونی دباؤ کی ضرورت نہیں ہوگی وہ خود بخود اپنی خوشی سے اسلام کی تعلیم پر عمل کرنا شروع کر دے گا لہٰذا آپ بھی اس کتاب کا مطالعہ کریں پھر آپ پر حقیقت حال واضح ہوگی۔

جماعت احمدیہ میں عورتوں کو پردہ کی اسلامی حدود کے اندر رہتے ہوئے کھیلوں اور مباحثوں میں حصہ لینے کے ساتھ ساتھ زندگی کے تمام صحت مند مشاغل میں حصہ لینے کا موقع ملتا ہے اور احمدی مستورات نے ہر رنگ کے ساتھ مختلف علوم میں اتنی ترقی کی کہ دنیا حیران رہ گئی۔ انہوں نے ایسی کھیلوں میں بھی حصہ لیا جنہیں عام طور پر مردوں کی کھیلیں سمجھا جاتا ہے لیکن یہ سب کچھ کسی کی نقل میں نہیں تھا بلکہ اسلام نے ہی عورت کو یہ حقوق دیئے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ظہور کے وقت حالت یہ تھی کہ ایک دفعہ جب حضورؑ امرتسر کے ریلوے سٹیشن پر اپنی اہلیہ حضرت اماں جانؓ کے ساتھ ٹہل رہے اور گفتگو فرما رہے تھے تو بعض صحابہ نے اس پر تعجب اور پریشانی کا اظہار کیا کہ دوسرے لوگ کیا کہیں گے۔ لیکن حضورؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی پوچھے تو کہہ دو کہ یہ میری بیوی ہے اور بس۔ نیز فرمایا کہ اسلام نے عورت کو یہ حقوق دیئے ہیں اس لئے ہمیں اس میں کوئی پریشانی نہیں ہونی چاہیئے اس قسم کے واقعات کے نتیجہ میں احمدیت میں ایک نئے معاشرہ نے جنم لیا جو بظاہر مغربی تہذیب اور اسلام کا امتزاج معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت یہ حقیقی اسلام ہے جو ہر پہلو سے حسین اور کامل دین ہے۔ مغربی معاشرہ کا تجزیہ کیا جائے تو بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو اسلام سے پہلے اس معاشرہ میں نہ تھیں اور اسلام سے ہی یہ چیزیں مغربی معاشرہ نے لی ہیں۔ مثلاً پہلے عورت کو طلاق لینے کا کوئی حق نہ ہوتا تھا۔

اسی طرح اسلام عورت کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ گھر کے اخراجات پورا کرنے کے لئے کمانے کی ذمہ دار نہیں۔ اس کے برعکس مرد ذمہ دار ہے اور عورت بچوں کی نگہداشت کی ذمہ دار ہے۔ اگرچہ عورت کو کام کی اجازت ہے لیکن بچوں کی نگہداشت اس کا اولین فرض ہے کیونکہ اس نظام قدرت کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا کہ عورت ہی اولاد پیدا کرتی ہے اور وہی اس کی پرورش کی زیادہ اہل ہے اس نظام قدرت کو توڑنے کے نتیجہ میں ہر آنے والی نسل پہلی نسل سے زیادہ غیر ذمہ دار اور شفقت مادری سے محروم ہوگی۔ اور میاں بیوی کے تعلقات کا توازن بھی مجروح ہو جائے گا۔

جماعتِ احمدیہ کو دیکھ کر اب غیر احمدی حضرات بھی اسلامی معاشرہ کو غیر اسلامی معاشرہ سے بہتر قرار دینے لگے ہیں لیکن وہ صرف تھیوری پیش کرتے ہیں اور ان کے پاس اس موجودہ دور میں کوئی عملی نمونہ نہیں جو تھیوری کی صداقت میں پیش کر سکیں۔ بے شک تھیوری ایک خواب ہوتی ہے اور نمونہ حقیقت ہوتی ہے اور خواب میں انسان خواہ ساری دنیا کا مالک بن جائے لیکن ایسی خواب کی خاطر انسان دو نوالے کو بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہوگا جو حقیقۃً اس کے پاس موجود ہیں۔ جماعت احمدیہ نے تھیوری کے ساتھ ساتھ قادیان اور ربوہ کی صورت میں اسلامی معاشرہ کا نمونہ بھی پیدا کیا ہے لیکن اب ضرورت اس بات کی ہے کہ دنیا کے ہر ملک میں بسنے والا احمدی اپنے ماحول کو اسلامی معاشرہ کا نمونہ بنا دے اور اسی مقصد کے پیش نظر اس سمر سکول کا اجراء کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب میں نے اس کلاس کا پروگرام دیکھا تو میں نے ہدایت کی کہ اس میں تیراندازی، نشانہ بازی، تیراکی، کیراٹے اور مارشل آرٹس کی کھیلوں کو بھی شامل کیا جائے اور میں نے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کا طریق یہ ہوا کرتا تھا کہ آپ اپنی بیٹیوں اور بیٹوں کو تمام صحت مند مشاغلِ زندگی میں نہ صرف اجازت دیتے تھے بلکہ خود بھی ان کے ساتھ شامل ہوتے تھے۔ علاوہ ازیں بچپن سے ہمارے دلوں میں اس بات کو راسخ کیا کہ تکلیف کے وقت سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرو اور اسی سے دعا کرو کیونکہ خدا تعالیٰ ایک زندہ حقیقت ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی اسی تربیت کا ہی نتیجہ ہے کہ آپ کی بیٹیاں امریکہ اور یورپ کے مغربی معاشرہ میں بھی گئیں اور انہوں نے تمام صحت مند دلچسپیوں میں پورا پورا حصہ لیا لیکن انہوں نے برقع نہیں چھوڑا اس لئے نہیں کہ ان کے خاوند اسے ناپسند کرتے تھے بلکہ اس لئے کہ انہیں حقیقی راحت اور خوشی اسی میں محسوس ہوئی۔ قادیان میں لڑکیوں کا عمومی معیار ایسا تھا کہ تعلیم یافتہ لوگ ہمیشہ قادیان میں رشتہ کے خواہشمند ہوا کرتے تھے کیونکہ قادیان کی لڑکیاں زیادہ تعلیم یافتہ، سمجھدار، سلیقہ شعار، گھل مل جانے والی اور ہر قسم کی عمومی معلومات رکھنے کی وجہ سے خاندانوں کے ساتھ تمام موضوعات پر تبادلۂ خیال کرنے کی اہلیت رکھتی تھیں۔ یہاں اس

کلاس میں اگرچہ وہ ساری چیزیں یکدم تو پیدا نہیں کی جا سکتیں لیکن آپ کو کسی قدر اندازہ ہو جائے گا کہ احمدی لڑکیوں کی نشوونما کس رنگ میں ہونی چاہیئے۔ انتظامات میں آپ کو کچھ نقائص بھی نظر آئیں گے لیکن اسے نظر انداز کریں اور کبھیں کہ آئندہ سال انشاء اللہ تعالیٰ مزید بہتر انتظامات ہوں گے۔ وہ عورتیں جو تنقید کرنے میں فراخ دل اور تعریف کرنے میں کنجوس ہوتی ہیں وہ اپنے گھروں میں کبھی خوش نہیں رہ سکتیں اس لئے آپ اپنے اندر یہ کمزوری پیدا نہ ہونے دیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ غلطیوں کو نوٹ کریں اور ان سے سبق سیکھیں اور آپ اپنی زندگی میں ان باتوں سے اجتناب کریں۔ لیکن بعض لوگ اس کے برعکس عمل کرتے ہیں وہ تنقید تو ضرور کریں گے لیکن اسی قسم کے حالات میں خود بھی وہی غلطیاں دہرائیں گے۔

آخر میں حضور نے فرمایا، کلاس کے اختتام پر جب آپ اپنے گھروں میں جائیں تو جو باتیں یہاں سیکھی ہیں ان کو یاد رکھیں اور ان پر مسلسل عمل پیرا ہوں۔ اور اس طالب علم کی طرح نہ کریں جو اپنا آخری امتحان دے کر جب گھر جاتا ہے تو اپنے دماغ سے پڑھائی کے بوجھ اتار پھینکنا چاہتا ہے۔ یہاں آپ اس قسم کی پڑھائی کے لئے نہیں آئیں اور نہ اس طرح کا کوئی امتحان ہوگا۔ یہاں آپ ایسا سبق سیکھنے آئی ہیں جسے آپ ہمیشہ محفوظ رکھیں اور اسے اپنی زندگی کا حصہ بنا لیں اور جب آپ واپس جائیں تو آپ کے والدین اور آپ کی سہیلیاں آپ کو ایک تبدیل شدہ شخصیت میں پائیں جو زیادہ دلکش اور پسندیدہ ہو، جو زیادہ فراخ دل ہو، جو دوسروں پر زیادہ احسان کرنے والی اور دوسروں سے کم احسان کی توقع رکھنے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین ؎

درخواست دعا

مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج کشمیر اپنے بیٹے عزیز محمد سلطان سلمہٗ کو میڈیکل میں داخلہ کے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں نمایاں کامیابی کے لئے ● مکرم محی الدین صاحب غوری شادنگر بیس روپے اعانت بدر میں ادا کرکے اپنی کامل و عاجل شفایابی کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

بی بی سی اور آئی ٹی وی پر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی انٹرویو

اللہ تعالیٰ کے فضل، حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں اور احباب جماعت کی کوششوں کے نتیجہ میں بین الاقوامی رائے عامہ آہستہ آہستہ حکومتِ پاکستان کے اس ظالمانہ اقدام کی سنگینی سے آگاہ ہو رہی ہے جو اپریل ۱۹۸۴ء میں اس نے جماعت احمدیہ کے خلاف آرڈیننس جاری کر کے کیا۔ اقوام متحدہ کے کمیشن برائے انسانی حقوق نے حکومت پاکستان کے خلاف اور جماعت احمدیہ کی حمایت اور تائید میں ایک قرارداد منظور کی جس میں بہت سے مسلمان ممالک کے نمائندے بھی شامل تھے اس قرارداد کا مختصر ذکر روزنامہ ٹائمز لندن نے بھی اپنی ۳۱؍اگست کی اشاعت میں کیا مورخہ ۵؍ستمبر کو اسی روزنامہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک تفصیلی انٹرویو شائع کیا۔ جس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کے موقف کی اشاعت بین الاقوامی سطح پر ہوئی ہے۔ چنانچہ اس کا ایک فوری اثر یہ ہوا کہ BBC اور ITV لندن ٹیلیویژن کے نمائندوں نے از خود لندن مشن سے رابطہ قائم کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انٹرویو لینے کی درخواست کی۔ جسے حضور انور نے منظور فرمایا۔ حضور کا یہ انٹرویو ۹؍ستمبر بروز سوموار خبروں کے پروگرام میں مختلف اوقات میں پانچ مرتبہ نشر کیا گیا جس میں حضور نے مخالفین احمدیت کے انتہائی اخلاق سوز رویہ کا ذکر فرمایا لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ جماعت کی مخالفت آج شروع نہیں ہوئی بلکہ اس کے آغاز سے ہی یہ سلسلہ چلا آرہا ہے اور اس طور پر مخالفت کا ہونا جماعت احمدیہ کی سچائی کی دلیل ہے کیونکہ تمام انبیاء کے ساتھ ان کے مخالفین نے ایسا ہی سلوک کیا۔ انٹرویو کے ساتھ ساتھ مسجد فضل لندن کو بھی دکھایا گیا اور خاص طور پر مسجد پر لکھے ہوئے کلمہ طیبہ کو نمایاں طور پر سامنے لایا گیا۔ حضور کو دفتر میں ڈاک ملاحظہ کرتے اور مسجد کی طرف نماز پڑھانے کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے بھی دکھایا گیا۔ انٹرویو لینے والی صحافیہ نے ساتھ ساتھ تبصرہ بھی نشر کیا جس میں بتایا کہ عجیب بات یہ ہے کہ ایک طرف امام جماعت احمدیہ یہ یقین رکھتے ہیں کہ اگر انہیں خدا کی راہ میں شہادت نصیب ہو جائے تو وہ خوش قسمت ہوں گے کیونکہ وہ جنتی زندگی پائیں گے اور دوسری طرف مخالفین جماعت یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ اگر وہ امام جماعت احمدیہ کو قتل کر دیں (نعوذ باللہ) تو یہ اتنی بڑی نیکی ہے کہ وہ سیدھے جنت میں جائیں گے۔ اس موقع پر ایک معتدل مزاج مصری عالم ڈاکٹر زکی بدادی صاحب کا انٹرویو بھی نشر کیا گیا جنہوں نے اس رائے کا اظہار کیا کہ ان کے نزدیک تشدد کی پالیسی کسی طور پر درست نہیں بلکہ جماعت احمدیہ اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان تبادلہ خیال کے ذریعہ اختلافی امور کو طے کیا جانا چاہیئے۔ یاد رہے کہ ڈاکٹر بدادی صاحب لندن میں مسلم کالج کے پرنسپل ہیں اور قبل ازیں لندن میں غیر احمدیوں کی مرکزی مسجد کے امام بھی رہ چکے ہیں۔ بہرحال اس انٹرویو کے ذریعہ لاکھوں افراد کو حضور کا چہرہ انور دیکھنے اور آپ کے کلمات سننے کا موقع ملا جو اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

؎ درخواست ہائے دعا ؎

● مکرمہ نصرت ادریس صاحبہ انگلینڈ اپنے شوہر جن کی پیشانی کی ہڈی پر چوٹ آجانے کی وجہ سے فریکچر آگیا ہے کی کامل و عاجل شفایابی اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے۔

● مکرم ایم بی احمد صاحب بنگہ کے ایک غیر از جماعت دوست مکرم ای حسن صاحب (کیرالہ) دس روپے اعانت بدر میں ادا کرکے نیک مقاصد میں حصول کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ ● مکرم مشتاق احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ شملہ تمام افراد جماعت احمدیہ شملہ کی پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔

● مکرم غلام محمد صاحب ڈار (امین) ساکن ناصر آباد بیک صد روپے بد صدقہ بھی ارسال کرکے اپنی کامل و عاجل شفایابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔

● مکرم عبد الغنی صاحب دیودرگ پندرہ روپے اعانت بدر میں ادا کرکے اپنی بیٹی کی شادی کے بابرکت ہونے کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

دُعائے مغفرت

(۱) :- افسوس! عزیز صلاح الدین قریشی صاحب آف آسنور بعمر ۲۱ سال مورخہ ۱۶/۹/۸۵ کو وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

عزیز بہت ہونہار ذہین نوجوان تھے۔ مجلس خدام الاحمدیہ آسنور میں بحیثیت معتمد، ناظم اطفال اور ناظم تجنید اچھے رنگ میں کام کرتے رہے۔ چند مہینوں سے گُردوں کی تکلیف ہوئی۔ کافی علاج معالجہ ہوتا رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ ان کے علاج کے سلسلے میں بڑی گہری دلچسپی لے کر مرکز سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی معرفت امداد بھی دلاتے رہے اور اپریشن کے اخراجات مہیا کرنے کی بھی ہدایت فرمائی۔ اپنے حالیہ دورہ میں محترم صاحبزادہ صاحب عزیز کی عیادت کے لئے گئے اور بہت دیر وہاں ٹھہر کر اُن کو تسلی دی اور اجتماعی دُعا بھی کرائی۔

مرحوم بہت صابر اور غیور تھے۔ کسی پر علاج کے اخراجات کا بوجھ ڈالنا پسند نہ کرتے تھے۔ بلکہ ہر ایک کو صرف دُعاؤں کی تاکید کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں خاص مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

خاکسار عبد الحکیم جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ آسنور۔

(۲) :- مکرم غلام احمد عبید صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھوبنیشور کی خوشدامنہ صاحبہ وفات پاگئی ہیں۔ اور اس کے چند روز بعد ان کی ایک نوجوان بچی جو B.Sc. کی طالبہ تھی تالاب میں ڈوب جانے کے حادثہ میں وفات پاگئی ہے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان مرحومین کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دُعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مکرم عبید صاحب کو یہ دوہرا صدمہ برداشت کرنے کی توفیق بخشے اور صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

خاکسار۔ محمود احمد عارف ناظر بیت المال آمد قادیان

(۳) :- افسوس! ہمارے والد مکرم مولوی احسان اللہ صاحب سکندر مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۱۹/۲۰ اگست کی درمیانی رات بعمر قریباً ۸۰ سال وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

محترم والد صاحب مرحوم بنگلہ دیش کے پرانے اور مخلص احمدیوں میں سے تھے۔ آپ نے ۱۹۳۶ء میں جبکہ آپ کی عمر تیس سال تھی۔ کلکتہ سے قادیان تک ۱۳۵۲ میل کا سفر تنہا پیدل سفر اختیار کیا۔ اور چند روز قادیان میں قیام کرکے قبول احمدیت کی سعادت پائی۔ واپسی بھی پیدل ہوئی۔ آپ کو بفضلہ تعالیٰ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاص قرب حاصل تھا۔ آپ نے بنگلہ دیش کی جماعتوں کی بہترین اور بے لوث خدمت انجام دی۔ ایک لمبے عرصہ تک پندرہ روزہ "احمدی" کے ایڈیٹر بھی رہے۔

قارئین بدر سے محترم والد صاحب مرحوم کی مغفرت و بلندئ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ عرفان اللہ سکندر ڈھاکہ (بنگلہ دیش)

(۴) :- افسوس! ہمارے دادا مکرم غلام نبی صاحب بٹ اس جہانِ فانی سے کوچ کرکے عالم جاودانی میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بغرض تحریک دعا چالیس روپے اعانت بدر میں ارسال کرتے ہوئے دادا مرحوم کی مغفرت و بلندئ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار۔ شاہد احمد ڈار رشی نگر

ضروری اعلان

برائے لجنات اماء اللہ بھارت

جلسہ سالانہ کا پروگرام مرتب کیا جا رہا ہے جس لجنہ اماء اللہ کی کسی ممبر نے تلاوت۔ نظم یا تقریر میں حصہ لینا ہو تو وہ اپنی صدر لجنہ مقامی کی تصدیق کے ساتھ جلدی دفتر لجنہ مرکزیہ میں اطلاع دیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

درخواست ہائے دُعا

•- مکرم قریشی اختر حسین صاحب خانپور ملکی (بہار) نزیل قادیان اپنی والدہ جو عرصہ قریباً ڈیڑھ ماہ سے ران کی ہڈی میں فریکچر اور جسم کے بائیں پہلو پر فالج گر جانے کی وجہ سے فراش ہیں کی کامل و عاجل شفایابی کے لیے۔ •- محترم نعیمہ انساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بطور شکرانہ مختلف ملازمت میں بیس روپے ارسال کرتے اپنی بچی عزیزہ شکیلہ بیگم سلمہا کی بحیثیت معلمہ مستقل ملازمت کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے۔ •- مکرمہ زینب بیگم صاحبہ منور آباد سرینگر اپنی اور اپنے بچوں کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے •- مکرم عبد الرب استاد صاحب تیما پور اپنی والدہ صاحبہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے •- مکرمہ حلیمہ بانو صاحبہ منور آباد سرینگر اپنی بہن بھائیوں اور خود کی دینی و دنیوی ترقیات اور ایمان کی پختگی کیلئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

"میری زندگی ہی میرا پیغام ہے"

صداقت
عدم تشدد
امن
محبت
رواداری
بے خوفی
مساوات
سادگی
سودیشی

گاندھی جی کے لئے، یہ صرف لکھے گئے الفاظ یا علامتیں نہیں تھیں، یہ ان کے ہر عمل، ہر قدم کی کسوٹی تھی، انہیں خوبیوں نے ان کی زندگی کو انسانی قدروں کا بہترین نمونہ بنا دیا، ان کے ہر قول کو ایک پیغام کی حیثیت دے دی۔

ایک پیغام، جو ہمارے لئے ہمیشہ مشعل راہ ہے

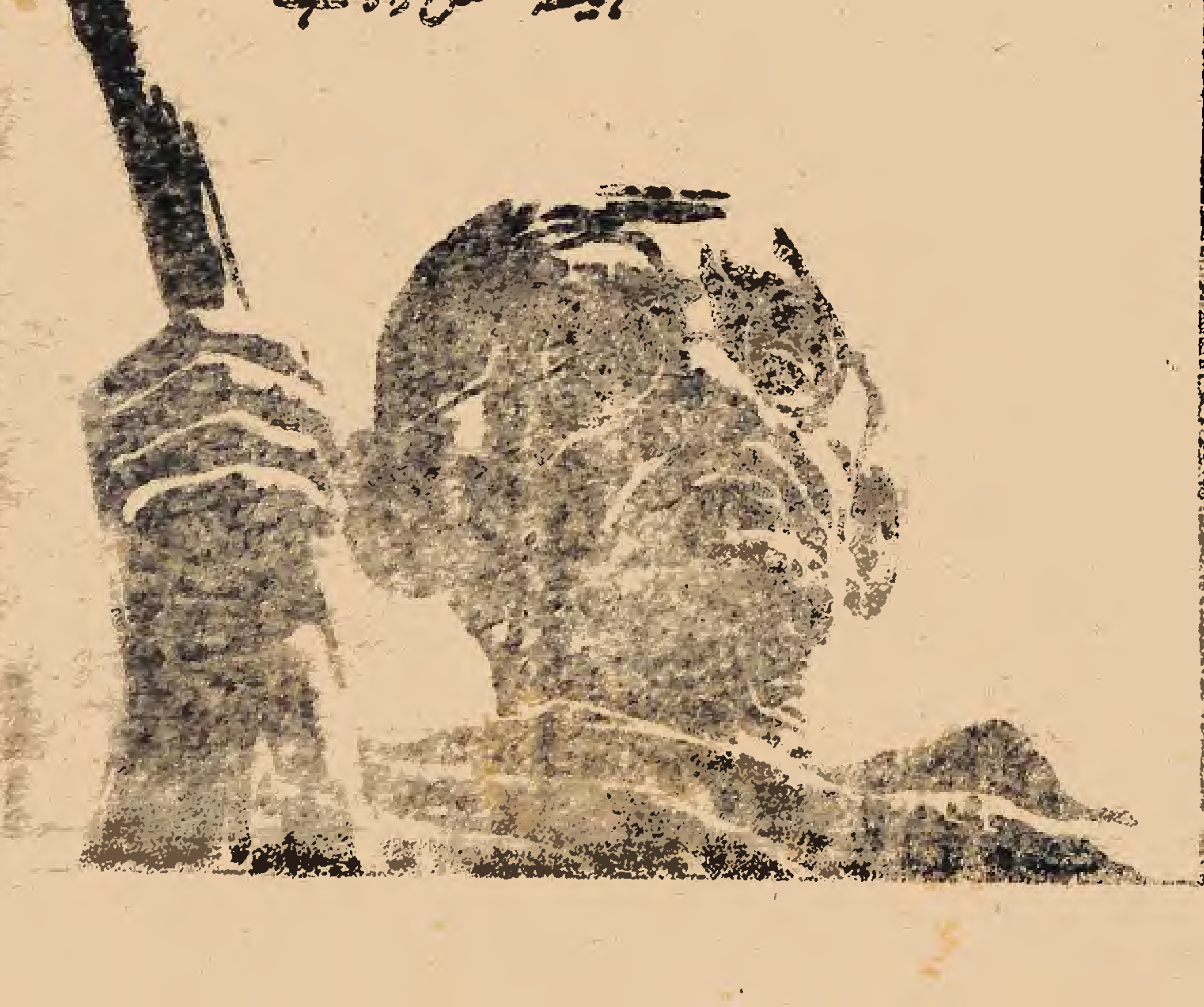

ولادتیں

(۱) :۔۔۔ ربوہ سے اطلاع ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیز مکرم چوہدری حمید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری سعید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بتاریخ ۲۱/۹/۸۵ ایک بیٹی کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری سعید احمد صاحب کا پہلا پوتا۔ محترم چوہدری فیض احمد صاحب نواسہ حضرت چوہدری غلام محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سابق امیر جماعت احمدیہ پوہلا مہاراں ضلع سیالکوٹ کا پڑپوتا اور مکرم چوہدری منیر احمد صاحب سٹیشن ماسٹر (ریٹائرڈ) مقیم ربوہ کا نواسہ ہے۔ عزیز نومولود کے نیک صالح و خادم دین ہونے اور درازیٔ عمر و بلندیٔ اقبال کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔ (ایڈیٹر)

(۲) :۔۔۔ میری بیٹی عزیزہ آمینہ سلمہا اہلیہ عزیز محمد عطاء اللہ صاحب حیدرآباد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی برکت سے دو لڑکیوں کے بعد فرزند عطا کیا ہے جو مکرم الحاج محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس سی حیدرآباد کا پوتا اور مکرم محمد عثمان نور صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی بھدرک کا نواسہ ہے۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں یکصد روپے ارسال کرتے ہوئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح خادم دین بنائے اور بلندیٔ اقبال و درازی عمر سے نوازے۔ آمین

خاکسار۔ کنیز فاطمہ بھدرک

(۳) :۔۔۔ میرے بیٹے چوہدری منیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ امریکہ (لاس اینجلس) کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱۶ر فروری کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جو کہ ہمارا پہلا پوتا ہے۔ نومولود کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "خالد بلال احمد" تجویز فرمایا ہے۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت کے ساتھ عمر پانے والا خادم دین بنائے والدین خاندان کے لئے باعث صد مبارک ہو۔ نیز اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ امریکہ لاس اینجلس کو پانچ ایکڑ زمین میں تیار شدہ دو مکان عطا فرمائے جن میں انشاء اللہ تعالیٰ مسجد اور مشن ہاؤس بنیں گے اللہ تعالیٰ اس جگہ کو جماعت احمدیہ کے لئے نہایت مبارک کرے، اور اہل امریکہ کو احمدیت کے نور سے منور فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ مبارکہ بیگم اہلیہ چوہدری بشیر احمد سابق چیف ریڈیو آفیسر پاکستان۔ (حال اونٹاریو کینیڈا)

(۴) :۔۔۔ مورخہ ۲۰/۷/۸۵ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری بیٹی عزیزہ شہزادہ شاہین سلمہا اہلیہ عزیزم عبدالحمید لون صاحب آف ناصر آباد (کشمیر) کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ تعالیٰ نے "ریاسمین" تجویز فرمایا ہے۔ اس خوشی میں عزیزہ نے مختلف مدات میں پچاس روپیہ ادا کئے ہیں۔ درویشان کرام اور احباب جماعت سے نومولودہ کی صحت و سلامتی اور نیک صالحہ و خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ ماسٹر محمود احمد خان صدر جماعت احمدیہ مانلو۔ کشمیر

(۵) :۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالرؤف صاحب عاجز معلم وقف جدید پالاکرتی ضلع وارنگل (آندھرا) کو بتاریخ ۱۳/۹/۸۵ کو پہلی بیٹی عطا کی ہے۔ جس کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ نے "امۃ القیوم" تجویز کیا ہے۔ موصوف نے اس خوشی میں دس روپے بطور شکرانہ اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ قارئین سے نومولودہ کے نیک، صالحہ اور خادمہ دین ہونے نیز درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

(۶) :۔۔۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بتاریخ ۲۲/۷/۸۵ کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "عبدالسلام" تجویز فرمایا ہے۔ قارئین بدر سے نومولود کی صحت و سلامتی اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ غلام نبی جماعت احمدیہ بڈھانوں (جموں و کشمیر)

پروگرام دورہ انسپکٹران تحریک جدید

پروگرام دورہ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب صوبہ راجستھان، یوپی

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
دہلی	-	-	۲۹/۱۰/۸۵	دھن سنگھ پور ہوا	۱۲/۱۱/۸۵	۲	۱۴/۱۱/۸۵
سبھ پور	۳۰/۱۰/۸۵	۱	۱/۱۱/۸۵	لکھنؤ	۱۴	۲	۱۶
اودے پور	۱/۱۱	۱	۲	فیض آباد	۱۶	۱	۱۷
کشن گنج	۲	۱	۳	گونڈہ	۱۷	۱	۱۸
صالح نگر	۳	۱	۴	شاہجہانپور، کٹیا، گھڑی، لودھی پور	۱۸	۳	۲۱
سانڈھن	۴	۱	۵				
علی گڑھ قاسم پور	۵	۱	۶				
ننگلہ گھنو	۶	۱	۷	بریلی	۲۱	۱	۲۲
جھانسی براستہ آگرہ	۷	۱	۸	امروہہ	۲۲	۱	۲۳
راٹھ، مسکرا، مودھا کھریلا	۸	۲	۱۰	میرٹھ ہاپوڑ	۲۳	۱	۲۴
				امبیٹہ	۲۴	۱	۲۵
کانپور	۱۰	۲	۱۲	بجو پورہ	۲۵	۱	۲۶
سمور، فتح پور	۱۲	۲	۱۴	دہلی	۲۷/۱۱/۸۵	-	-

پروگرام دورہ مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید صوبہ آندھرا

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۲/۱۰/۸۵	حیدر آباد	۹/۱۱/۸۵	۳	۱۲/۱۱/۸۵
حیدر آباد	۲۴/۱۰/۸۵	۶	۲۹	چندہ پور کاماریڈی	۱۲	۱	۱۳
سکندر آباد	۲۹	۲	۳۱	عادل آباد	۱۳	۱	۱۴
شاد نگر	۳۱	۱	۱/۱۱/۸۵	ظہیر آباد	۱۴	۱	۱۵
جڑچرلہ محبوب نگر	۱/۱۱	۱	۲	گلبرگہ	۱۵	۱	۱۶
دڈمان	۲	۱	۳	شاہ آباد	۱۶	۱	۱۷
چنتہ کنٹہ	۳	۳	۶	یادگیر	۱۷	۳	۲۰
کرنول	۷	۱	۸	بمبئی	۲۱	۳	۲۴/۱۱/۸۵

پروگرام دورہ مکرم عبدالوکیل صاحب انسپکٹر تحریک جدید صوبہ جموں کشمیر

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۲/۱۰/۸۵	شورت	۹/۱۱/۸۵	۲	۱۱/۱۱/۸۵
جموں	۲۲/۱۰/۸۵	۱	۲۳	یاری پورہ	۱۱	۲	۱۳
پونچھ	۲۳	۱	۲۴	چک، امیرچھ، لونہ منی	۱۳	۱	۱۴
درہ دلیاں	۲۴	۱	۲۵				
شینڈرہ	۲۵	۱	۲۶	آسنور، کوریل	۱۴	۳	۱۷
پٹھانہ تیر، سلواہ گورسائی	۲۶	۲	۲۸	رشی نگر	۱۷	۲	۱۹
				مانڈوجن گاگرن	۱۹	۱	۲۰
لوہارکہ، کالابن	۲۸	۲	۳۰	صوفن نامن	۲۰	۱	۲۱
				میشہ واڑہ، مانلو	۲۱	۱	۲۲
چارکوٹ	۳۰	۲	۱/۱۱/۸۵				
بڈھانوں	۱/۱۱	۱	۲	اونہ گام	۲۲	۱	۲۳
بھدرواہ	۲	۲	۴	ترکپورہ	۲۳	۱	۲۴
کھنہ بل اسلام آباد، بیج بہاڑہ	۵	۱	۶	سری نگر	۲۴	۱	۲۵
				ہاری پاری گام	۲۵	۱	۲۶
پچھوہر، اندورہ	۶	۱	۷	سری نگر	۲۶	۳	۲۹
ناصر آباد	۷	۲	۹	قادیان	۳۰/۱۱/۸۵	-	-

"اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ۔ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

CARDBOARD BOX MFG. CO.

PHONE:- 279203

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15- PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدأ الانوار کا ٭ بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا!

بی - ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کیلئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:-

● الیکٹریکل انجینئرس ● الیکٹریکل ورکنگ

● لائسنس کنٹریکٹس ● موٹر وائنڈنگ

C-10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA

FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389 } ٹیلیفون

BOMBAY-58.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام ص۱۰ تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد۔ ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA-700039.

تار کا پتہ: "AUTOCENTRE"

23-5222
23-1652 } ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے:- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر!

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

C/O PERFECT TRAVEL AIDS
SHED NO. C-16
INDUSTRIAL ESTATE
MADIKERI-571201
PHONE NO. { OFFICE:- 800
RESI:- 283

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY-8

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ونویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس

بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور

اور بنیٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز!!

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹروں کی خرید و فروخت اور

تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

13, SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS-600004.

PHONE NO. } 76360
74350

آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن، ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۱۷ ۰۰۰ ۷ - فون نمبر ۴۴۷۱۷ ۲۳

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ :- کوشش احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک ۰۰۱ ۷۵۶ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر :- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گلزار الیکٹرانکس
انڈسٹریل روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔"
(کشتی نوح)

پیشکش :-

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE – 670001

H.O. PAYANGADI – 670303 (KERALA)

PHONE :- PAYANGADI – 12 — CANNANOR – 4498.

حیدر آباد میں　　فون نمبر - 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ اسعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

فون نمبر - 42916　　ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرسٹڈ بن - بول نیل - بولٹ سیکوریٹی - پارن ہوس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۰-۲/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن، حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

قرآن شریف کی رو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے

(کشتی نوح)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ، ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ١٠ اکتوبر ١٩٨٥ء رجسٹرڈ نمبر پی/جی ڈی پی - ٣